(رساله رد وهابیه(1864) رد تقویة الایمان(۱۲۸۸

بعون خالق کون و مکان و خلاق زمین و آسمان جل شانہ

رساله وهابیه

مطبع محمدی اصغر علی واقع لکھنؤ مین بتوقیع طبع پایا

H.L.No 9071
Pro9No 1424/7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ

اگر برگ گل ہے وگر برگ خار ہر اک ذاکر ذکر پروردگار
وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ حمد وثنا حق تعالی کی اتنی ہے جن پر موقوف
نہین جو چیز عدم سے وجود مین آئی ہے حمد خدا بجا لائی ہے ہو الاول
ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ہے یا الٰہی بقا ہے تیرے لیے ۔ ابتدا انتہا ہے
تیرے لیے ۔ توہی اول ہے اور توہی آخر ۔ توہی باطن ہے اور توہی ظاہر
ہے ای خداوند ہر یگانہ و غیر ۔ کیجیو خاتمہ میرا بالخیر ۔ حمد کس سے ہو ادا اوس
خالق سبحان کی ۔ جس نے دی دل مین ہمارے روشنی ایمان کی بعد جو منور
اوس سے ہندی من ایمان کا چراغ ۔ کب کرے شعوری اوس کو تاب ہے
شیطان کی ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ہزاروں ہزار درود وثنا نثار بارگاہ عالی شان دار الملک نبوت شہنشاہ

عالی بخت تخت فتوت و رسالت سے شاہی کہ خدا حامد او محمود است ؂
عالم الطفیل ذات او موجود است ؂ رسول الثقلین حبیب رب المشرقین
و المغربین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جسکا دبدبہ رسالت مشرق سے
مغرب تک پڑ گیا جسکے شعشعہ جلالت نے ظلمت کفر و ضلالت عرصہ خاک سے
[illegible] کون وہ یعنے محمد مصطفی ؂ فخر آدم مالک ہر دو سرا ؂ جس نے
[illegible] و کفر کو بیخ و بن سے اوکھاڑا اور تخم توحید دنیا میں بویا سو
[illegible] زند ہو ؂ ور نعت پر عجز سے کند ہو ؂ رحمت کاملہ اونکے آل اطہار
اور اصحاب [illegible] ہے وصف اونکا ہو نہیں سکتا بیان ؂ فیض سے اونکے
مشرف [illegible] ؂ اما بعد خاکسار گنہگار نامہ اعمال سیاہ تیرہ روزگار
ہیچمدان سراپا [illegible] قصور راجی الی رحمۃ ربہ الغفور فاضل بیگ عاصی
ابن ولی بیگ [illegible] غفر اللہ ذنوبہما ارباب دین اور صاحبان یقین
کی خدمت میں [illegible] کرتا ہے کہ [illegible] اقوال اور اعتراضات بیجا
[illegible] سے ایسی واقع اور شایع ہوئی
جسے اکثر عوام بلکہ بعض خواص بھی بادیہ پریشانی میں سرگردان رہ کے
[illegible] مقصود سے بہت دور جا پڑے بنا بر آن ایک شاگرد [illegible] سے شاگرد
رشید جناب مولوی نور محمد عالم تحریر فاضل عدیم النظیر کاشف اسرار الٰہی
ابلغ البلغا افصح الفصحا [illegible] غنی عن الوصف والثنا نور اللہ مضجعہ و مرقدہ کے

H.L. No 9071
Prog No 14247

کہ یہ اعظم اتقیا عالم باعمل خادم خاص اور وہ اون کے تلمیذ رشید سابق الذ

بالاختصاص عارف ربانی کاشف اسرار رحمانی وحید العصر فرید الدہر عالم علوم معـ

ومنقول ماہر فروع واصول قدوة الکاملین سلطان العارفین زبدة الوا

خلاصہ بارگاہ لم یزلی مقبول الغنی واقف اسرار سبحانی مولانا ومرشدنا سید

عبد الرحمن قدس سرہ کے ہین وہ مرید باارادت سراپا عقیدت کون مشفقی مکـ

ماہر نکات خفی وجلی سعید ازلی مولوی نور علی بجنوری لطیف گو شیرین زبان و

خوش بیان رحیم غربا قدردان علما ثبات درویشی مین ہے اونکے سے کہ

ہے غنیمت اونکا بھی دنیا مین دم + کٹتی ہے اونکی توکل سے صدا + اسرار کبھی

غیر از خدا + فیض ہے عالم مین اونکی ذات سے + جو ملا اونکو بچا آفات سے +

غرض اندنون مین اونہون نے کہ ہمیشہ طبیعت حق طویت اونکی نفع رسانی خلق کیطرف

مالوف ومصروف رہتی ہے واسطے فائدہ عام اور نفع تام مسلمین اور مسلمات کے

جیسا کہ اپنے اوستاد سے سنا تھا اور اپنے پیر مرشد برحق کی صحبت بابرکت سے فائدہ

اوٹھایا تھا اوس مین ایک رسالہ موجز ومختصر رد اعتراضات وہابیہ مین

ایک مقدمہ اور پانچ فصلون اور خاتمہ کے تالیف کر دیا اور نام اوسکا رد وہابیہ

تاریخ

سال تاریخش چو جستم از خرد مورا بمن — گفت زیبا تحفہ رد وہابیہ است

نفعنا اللہ بہ وایاکم اجمعین بآلہ العالمین مقدمہ باعث المسلمین

اعراس کے باب میں حضرت مولانا سید شاہ عبدالرحمن قدس سرہ العزیز کی جناب میں
یون عرض کیا گیا تھا کہ کتاب تذکرۃ الاعراس ملاحظہ الزمین گذری ہے
ارشاد ہوا اسلیے یعنے بیان اوسکے مصنف نے بیچ تواریخ وفات انبیا اور اولیا
کے کوشش بلیغ کی ہے اور اعراس جمع عرس کی ہے اور معنی عرس کے لغت میں
طعام شادی اور سرور کے ہین اور از روی اصطلاح کے روز وصال اہل اللہ
کا وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ روح کو جو تعلق جسمانی اور تکلیفات شرعی عالم زندگانی
مین ہوا کرتی ہے بروز انتقال اوس سے آزاد ہو کی عروج اوسکا اس دار العمل
سے طرف دار الثواب کے ہوتا ہے پس یہی موجب ہے خوشی اور خرمی کا اور
باعث ہے سرور اور بے غمی کا اسواسطے صاحبان [illegible] بیچ اوس ایام کے
خیرات اور صدقات اور کثرت طعام اور روشنی اور راگ وغیرہ کیا کرتے ہین
اور یہی لوازم شادی اور خوشی کے تمام عرب و عجم مین مقرر و مشہور رہین اور عرس
منقسم ہے تین قسم پر اعلےٰ اور اوسط اور ادنےٰ اول اعلیٰ جیسا کہ عرس
حضرت امام حسین علی نبینا وعلیہ السلام کا غرہ سے دسوین محرم تک بیچ تمام عالم کے
معمول اور مرسوم ہے دوم اوسط جیسا کہ عرس حضرت خواجہ خواجگان چشت
اہل بہشت حضرت سید معین الدین حسین سنجری علی نبینا وعلیہ السلام کا غرہ رجب سے
ششم تک ہوتا ہے کہ یوم وصال و من قطب الاقطاب کا ہے سیوم ادنی
جیسا کہ عرس اور [illegible] ایام [illegible] مین جو ایک روز و شب [illegible]

اوس بزرگ کی کیا کرتے ہین پہر جناب ممدوح مین یون عرض کیا گیا تہا کہ منکرین کو
بیچ مقدمہ عرس کے چند وجہون سے اعتراض اور انکار ہے اور کہتے ہین کہ اصل اوسکی بلکہ
اصل مولد شریف کی بہی بیچ شریعت کے ثابت نہین ہے اور جو باتین ایسی ہون وہ شرک
اور بدعت سیئہ یعنے بدعت بد ہے بچنا ہیئے کرنا چاہئے اونہین وجوہ اعتراضات مذکورہ مین
سے اول وجہ یہ ہے کہ عرس رسول صلعم کا کہ ہر سال بیچ مہینے ربیع الاول کے کرتے ہین
اسیطرح باقی اعراس انبیا اور اولیا کی وہ سب مشابہت رکہتے ہین ساتہ جشم اسمی کنہیا کے
کے وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو کہ مشابہت کرے ساتہ ایک قوم کے پس وہ اوس
قوم سے ہے دوم یہ کہ عرس دس روز امام حسین علیہ السلام کا اور تعزیہ داری ایجاد
روافض سے ہے ائمہ معصومین سے ثابت نہین ہے پس ساتہ تقلید فرقہ مخالف کے
اعراس بزرگون کا رواج پایا ہے اور تقلید بے اصل شرعی درست نہین سوم
یہ کہ تعین روز اور تاریخ کا واسطے کسی امر کے بیچ شرع کے ثابت نہین ہے اور
طعام اور شیرینی وغیرہ لیجاکے اوس جگہہ فاتحہ پڑہنا بہی بدعت ہے چہارم یہ ہے
کہ واسطے روشنی کے اوپر قبور کے بیچ حدیث کے منع آیا ہے اور اعراس بزرگون کا
خالی نہین ہوتا ہے اوس سے پنجم یہ کہ زینت دنیا قبر کا غلاف اور چادر اور گل اور
گلدستہ سے اور مقبرون کا فرش اور فروش سے موجب تقبیل اور تعظیم قبور سے ہے
یہانتک کہ نوبت سجدے اور طواف کی پہونچتی ہے اور یہی حرکت منجر طرف شرک اور
کفر کے ہوتی ہے ششم یہ کہ اوپر مزار اور مقابر اولیا کے نذر اور نیاز گذرانتے ہین یا

اور نذر ساتھ غیر اللہ کے حرام ہے ہفتم یہ کہ حکم شارع کا واسطے زیارت قبور کے
استغفار اور دعاے مغفرت اموات کے لیے ہے نہ واسطے استمداد اور طلب کرنے حاجتون کے
ہشتم یہ کہ بیچ اعراس کے سماع و غنا با مزامیر ہوتا ہے اور مزامیر کی حرمت پر سب
فقہا متفق ہین پس اولیاء اللہ نے با وصف زہد اور تقوے کے اِن تمام ممنوعات کو
کس سبب سے جائز اور روا رکھا ہے اور جو اصل اور جواز امور مذکورہ کا بیچ شرع
کے ہے تو واسطے ساکت کرنے منکرین کے سند قرآن مجید اور حدیث شریف کی چاہیے
حضرت مولانا نے بعد سننے معروضات مذکورہ کے فرمایا کہ منشاے اعتراضات مذکورہ کا
جہلا کو عدم واقفیت مین قرآن اور حدیث سے ہے اور علماے واقفین کہ دیدہ و دانستہ
انکار کرتے ہین چھپانا حق کا ہے والا شرع شریف مین جواب ہر ایک کا موجود ہے
وہ بخوبی تم سمجھ سکتے ہو **فصل پہلی رد اعتراض اول کے بیان مین**
یعنے ہر سال جو عرس رسول اللہ صلعم کا ربیع الاول کے مہینے مین کیا کرتے ہین
اسیطرح باقی عرس اعراس بزرگون کے وہ سب مشابہت رکھتے ہین ساتھ جنم اشٹمی
کنہیا کے و من تشبہ بقوم فہو منہم جواب یہ ہے کہ تہنیت اور عرس مولد انبیا کا
ملت سابق سے ہوتا آیا ہے چنانچہ نصاری بھی بیچ روز تولد مسیح علیہ السلام کے
عرس کیا کرتے ہین اور بیچ اسلام کے بھی شرح شرعۃ الاسلام تصنیف حسن بن المدیہ
کے فصل ست یکم مین ذکر عرس رسول اللہ صلعم کا لکھا ہے اور شارح مذکور نے تفسیر
زاہدی سے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہینے ربیع الاول مین

روز عرس رسول صلعم کی سنو تشر اوپر روح خواجہ سرور کائنات اور خلاصہ
موجودات کے دیے تے اور وقت خلفاے راشدین سے اب تک بیچ حرمین شریفین کے
عرس انحضرت صلعم کا اولا بیچ مہینے ربیع الاول کے اور ثانیاً درمیان رجب کے کہ مہینا
معراج شریف کا ہے معین اور مقرر ہے اور تقریبات شادی اور خوشی مین ہو
بلا تعین تاریخ و روز کے مقرر ہے لیکن دوشنبہ کو رائج اکثر ہے و من تشبہ بقوم
فہو منہم تو بیچ مخصوص کفار کے وارد ہے کہ وہ اصلا طریق اسلام مین ہنود الا بہت ہی کم
اور امور دنیا درمیان کفار اور اہل اسلام کے مشترک ہین مثل بال تمام سر پر رکھوانا اور
داڑہی چھوڑنا اور اوقات صبح و شام واسطے عبادت کے معین کرنا یہ کوئی تشبیہ
ممنوع نہین پس ہم کیون بلا تشبیہ مولد شریف اوس حضرت صلعم کو ساتھ مولود کنہیا کے
مشابہ کرین **فصل دوسری رد اعتراض ثانی کے بیان مین** وہ یہ ہے
کہ دس روز عرس امام حسین علیہ السلام کا اور تعزیہ داری ایجاد روافض ہے آئمہ معصومین
سے ثابت نہین پس ساتھ تقلید فرقہ مخالف کے اعراس بزرگون کا رواج پایا ہے تقلید
بے اصل شرعی درست نہین **جواب** ہم کہتے ہین کہ بناے عرس امام حسین علیہ السلام کی
باطناً اوس روز سے معلوم کیا چاہیے کہ جبرئیل علیہ السلام نے وحی متواتر سے خبر شہادت
اوس امام مظلوم کی حضرت صلعم کو پہونچائی اور وہ سرور اور رد الدین ماجدین امام
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اوپر اوس واقعات جانکاہ کے مطلع ہو کے دل کباب اور
چشم پر آب ہوے تھے آخر راہ رضاو تسلیم کی اختیار کی اور بعد ظاہر ہونے شہادت

اور حادثہ کربلا کے ظاہر ہوا حضرت ذوالجلال نے خود اہتمام اوسکا فرمایا کہ خون آسمان سے
اسقدر برسا کہ بیہقی اور ابونعیم محدث روایت کرتے ہین کہ جسوقت شہید ہوے حسین
علیہ السلام تو آسمان سے اسقدر خونباری ہوئی کہ بہنگام صبح سارے برتن ہمارے
برتنی کے خون سے بھر گئے تھے بیت المقدس اور عراق اور شام تک نیچے ہر سنگ کے
خون بستہ موجود تھا اور بیچ بعضے روایت کے سات روز تک آسمان رویا اور وحوش
اور طیور کو اوپر تعزیہ داری اور نوحہ گری کے معین کیا تھا یہ تمام اہتمام خداے سبحانہ
کیطرف سے ازروے احادیث صحاح کے ثابت ہے پس کیا تعجب کہ بیچ ثقلین یعنی
جن اور انس کے درمیان محرم کے عشرہ اول تک اثر اوسکا باقی رہا ہو
اور بعید نہین ہے کہ یہ ماتم اور تعزیت قیامت تلک تمام نہو سچ ہے کہ جسکا ماتم خدا اور
رسول ہو وہ کسی کے موقوف کرنے سے موقوف نہوگا جو عرس بزرگون کا متعلد ایسے
عرس کا ہو تو بے سعادت اور بعضی متاخرین مشائخان مغرب سے ذکر کیا گیا ہے
کہ جس روز کہ اولیاء اللہ بجناب عزت اور حضائر قدس کے پہونچے ہین بیچ اوس روز کے
خیر اور برکت اور فیض اور نورانیت بہت ہوتی ہے بہ نسبت اور ایام کے **فصل**
تیسری رد اعتراض سوم کے بیان مین یعنے تعین ارواور تاریخ کا
واسطے کسی امر کے شرع مین ثابت نہین اور طعام و شیرینی بیجا کے اوس جگہ فاتحہ
پڑہنا بدعت سیئہ ہے جواب ہم کہتے ہین کہ تقرر یوم کا واسطے عرس وغیرہ کے اور
بدعت معلوم کرنا اون کا آیہ حدیث سے ہے ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَۃٍ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ بچاؤ آپ کو نئے کاموں سے یعنے
پرہیز کرو تم اون سے پس ہر نیا کام بدعت اور گمراہی ہے اور معنی احداث کے
دوسری حدیث مین صراحتاً وارد ہین مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا
مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ + یعنے جسنے نکالا نیا کام بیچ کام ہمارے کے جو یہ ہے
یعنے دین اسلام وہ نیا نکالا ہوا نہین اوسے یعنے دین اسلام سے پس وہ کام رد ہے
ان دونون حدیث سے تخصیص بدعت سیئہ کے متحقق ہوئی کہ اوسکو شارع نے
گمراہی اور مردود فرمایا ہے مدار اوسکا اوپر نیا کرنے چیز کے ہے کہ بیچ دین اور
اسلام کے نہو آپ علمائے وہابیہ کی فرماتے ہین کہ تقرر یوم کا قسم ما لیس منہ یعنے جو چیز
کہ نہین ہے بیچ اوسکے کیونکر ہوا کسواسطے کہ کلام مجید مین تعین ایام تشریق موجود ہے
کقولہ تعالے وَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور یاد کرو تم اللہ تعالے
کو بیچ ایام شمار کی گئی کے اور بیچ حدیث صحیح کے وارد ہے بَارَکَ اللّٰہُ
یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ برکت کیا ہے خدا تعالے نے بیچ روز شنبہ اور پنجشنبہ کے
اور تعین پنجشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور دوشنبہ کا واسطے زیارت قبور کے ہوا ہے
چنانچہ بیچ مشکوٰۃ شریف کے روایت ہے محمد بن النعمان سے یرفع الحدیث
الی النبی صلعم سے قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِھِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَ لَہٗ وَکُتِبَ
بَرًّا کہا پیغمبر صلعم نے جو شخص کہ زیارت کرے قبر ماں اور باپ اپنے
کی یا ایک ان دونون سے بیچ روز جمعہ کے بخشا جاوے وہ اور لکھا جاتا ہے وہ

نیک کار و ان میں سے اور یہ کہ نزدیک محدثین کے بدار بدعت سیئہ اور بدعت حسنہ کہ اوسکو سنت الہدیٰ کہتے ہیں اوپر بدی اور نیکی امر نیا کرنے والے کے ہی اور وہ اوپر زمانہ ثلاثہ یعنے زمانہ رسالت اور خلافت اور تابعین کے موقوف نہیں ہے بلکہ آدم سے اسدم تک حکم کلی اور اذن تمام شارع کا ہے جو کہ ایجاد کار نیک کا کریگا اوپر اوسکے اجر پاوے گا کہ وہ سنت الہدیٰ اور بدعت حسنہ ہے مثل نماز جماعت کے بیچ تراویح کے اور جو کہ چاہیے ایجاد کار بد کا کرے اوپر اوسکے سزا پاوے گا مانند قتل ہابیل کے قابیل کو بموجب اس حدیث کے مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا جنے ایجاد کیا طریق نیک پس واسطے اوسکے ثواب اوسکا ہے اور ثواب ہے اوس شخص کا کہ اوپر اوسکے عمل کرتا ہے اور جس کسی نے کہ ایجاد کیا طریق مذکور پس واسطے اوسکے گناہ اوسکا ہے اور گناہ ہے اوسکا کہ جس کسی نے اوپر اسکے عمل کیا اور سوائے اسکے حکم عام ہے مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ حَسَنٌ عِنْدَ اللّٰهِ پس مشائخ کرام اور صالحین عظام اہل اسلام نے کہ تیجن روز کا واسطے سوم اور دہم اور بستم اور چہلم اور برسی اموات مومنین کے مقرر کیا ہے بیچ اوسکے احداث کسو شر اور بدی کا نہیں کیا ہے کہ بدعت سیئہ ہو بلکہ احداث خیر اور برکت کا کیا کسو اسطے کہ قرۃ قرآن کا پڑھنا درود اور کلمہ کا اور طعام مستحقین با ہیجنا

ثواب شیرینی اور طعام اور قرآن وغیرہ کا ساتھ ارواح اموات کے سراپا خیر اور
ہدایت ہے نہ کوئی ضیر اور یہی تقریر یوم کا واسطے تقریبات مذکورہ کے داخل سنت الہدا
اور بدعت حسنہ اور باعث اجر عظیم کا ہوا اور بیچ ممانعت ایسی حسنات کے مانع الخیر
ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا اور جو علماے وہابیہ نے تعریف بدعت کی بیچ رسالوں
اپنے کے لکھی ہے کہ بدعت وہ ہے کہ بعد زمانہ رسول صلعم اور تابعین کے احداث ہوسکا
سو یہ تعریف غلط اور خلاف واقع اور مخالف کلیات قرآن اور احادیث صحاح کے ہے
کسواسطے کہ یہ دونوں قسم بدعات حسنہ اور سیئہ کے قبل زمانہ پیغمبر صلعم سے اور عین زمانہ
آنحضرت صلعم اور خلفاے راشدین اور تابعین سے اور تبع تابعین سے ہوئی آخر احداث بدعت حسنہ
مانند جماعت تراویح اور اعراب قرآن اور تصانیف کتب اور احداث بدعت سیئہ
مانند عقائد روافض اور خوارج اور تفریق امت کے ساتھ تہتر فرقہ کے اور آئندہ کو
بھی ایجاد واحداث کرنا بعنوان نیک اور بد کا رہیگا قال اللہ تعالیٰ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
کرو تم نیکی کو شاید کہ نیکی یعنے بھلائی پاؤ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ جس کسی نے کار نیک کیا برابر ذرہ کے دیکھیگا جزا اوسکی
اور جس کسی نے کار بد کیا بقدر ذرہ کے دیکھیگا سزا اوسکی وقال عم مَنْ سَنَّ
سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا كَمَا مَرَّ اور جو کہتے ہیں کہ اوپر طعام اور شیرینی وغیرہ کے
مانند اوسکے فاتحہ پڑھنا اور اوسکو بعد فاتحہ کے تقسیم کرنا بدعت ہے کہ یہ طریق بیچ زمانہ
پیغمبر صلعم اور صحابہ کے نہیں ہوا تھا یہ تمام افترا اور کذب محض اور انکار کرنا حدیث صحیح کا

ہے کسواسطے کہ بیچ کتاب اوز جندی کے تصنیف ملا علی قاری کی کہ محدث معتبر ہو اوس سے روایت ہے قَالَ کَانَ یَوْمُ الثَّالِثِ عَنْ وَفَاتِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ تَمْرَةٌ یَابِسَةٌ وَلَبَنُ النَّاقَةِ وَخُبْزُ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَهَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَسُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقَرَءَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ فَاَمَرَ بِاَبِیْ ذَرٍّ اَنْ یَقْسِمَهَا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوَابُ هٰذِهِ الْاَطْعِمَةِ لِابْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ + کہا راوی نے تہا روز سیوم وفات ابراہیم پسر محمد مصطفی صلعم سے کہ آئے ابو ذر صحابی رضہ نزدیک آنحضرت صلعم کے ہمراہ اونکے خرمے خشک اور شیر ناقہ اور روٹی جو کی تہی پس رکہا اوسکو نزدیک پیغمبر صلعم کے پس پڑہا پیغمبر صلعم نے اوپر اوسکے سورۂ فاتحہ یکبار اور سورۂ اخلاص سہ بار اور پڑہا یہ درود اے خدا رحمت بہیج اوپر محمد کے ایسی رحمت کہ تو اہل اوسکا ہے اور ایسی رحمت کہ محمد اہل اوسکا ہے پس اوٹہایا پیغمبر صلعم نے دونوں دست مبارک کو اور مسح کیا دونوں ہاتہہ سے منہ اپنے کو اور فرمایا ابوذر کو کہ تقسیم کر اسکو اور حضار کے بعد اوسکے فرمایا کہ ثواب اس طعام کا واسطے پسر میرے ابراہیم کے ہو جیو پس انصاف کرو تم کہ بیچ اہل اسلام کے یہی کیفیت فاتحہ کی بجنسہ بلا تفاوت مروج ہے پس بدعت قرار دینا فعل رسول صلعم کو کس قدر افترا اور بہتان ہے

علماے وہابیہ ایسی حدیث کو پوشیدہ کرتے ہین اور مسلمان فاتحہ خوان کو مشرک
اور مستحق نار دوزخ کہتے ہین نعوذ باللہ من علم لاینفع و قلب لایخشع پناہ مانگتا ہون
مین ایسے علم سے کہ نہ نفع پہونچاے اور ایسے دل سے کہ نہ ڈرنے والا ہو **فصل**
چوتھی رد اعتراض چہارم و پنجم کے بیان مین یعنے واسطے روشنی کے
قبور پر حدیث مین منع آیا ہے اور اعراس بزرگون کا خالی نہین مزامیر اوس سے
اور دوسرے زینت دنیا قبرون کا گل اور گلدستے اور مقبرون کا فرش
اور فروش سے کہ یہ سب موجب تعظیم و تقبیل قبور ہے یہان تک کہ نوبت سجدے اور
طواف کی پہونچتی ہے اور یہ حرکت بجز طرف شرک و کفر کے ہوتی ہے **جواب اوسکا**
یہ ہے کہ نہی یعنے ممانعت چراغ روشن کرنے کی اوپر قبور کے بیچ ابتداے اسلام
کے واسطے تضیع یعنے ضائع کرنے مال کے تہی اور واسطے اسکے قبور کو بطور یہود اور
نصاریٰ کے مسجد اور عبادتگاہ نہ کرین نہ واسطے کراہیت اور حرمت جیساکہ مطابق
اسکے قدوۃ المتاخرین شیخ عبد الحق دہلوی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ شرح
سفر السعادت کے لکہا ہے چنانچہ بعینہ اوسکی نقل کیجاتی ہے ابن عباس سے روایت
ہے کہ کہا لعنت کرتا ہے خدا تعالی اون مردون کو کہ مساجد قبور کو ٹہہراتے ہین اور
چراغ روشن کرنے سے اوپر قبور کے اسواسطے ہوئی کہ وہ محض ضائع کرنا مال کا
ہے اوسمین کچھہ فائدہ نہین اصلا اور نہی سجدہ ٹہرانے سے واسطے تعبد کے ہوئی
اسواسطے کہ بیچ صحیح کے آیا کہ لعنت کرتا ہے خدا تعالی یہود کو کہ اختیار کیا قبرون

انبیا اپنے کو مساجد اور نماز گذار انما روبروے قبر کے مکروہ ہے اور بعضے نے
بیچ مقبرون کے مکروہ رکہا ہے تنبیہ جو کہ مصنف سفر السعادت نے ذکر کیا حق اور راست
ہے اور احادیث صحیحہ بیچ اس مقدمہ کے وارد ہین اور سنت بیچ زمانہ نبوت
اور خلفاے راشدین اور صحابہ کرام کے اوپر اسکے تہی لیکن بعد انکے جو تکلفات
بیچ مقابر کے پیدا ہوے اور مفاخرت اور مباہات نے ساتہہ اوسکے راہ پائی اور
آخر زمانہ مین واسطے اقتصار نظر عوام پر ظاہر کی مصلحتاً ساتہ تعمیر اور ترویج مشاہد
اور مقابر مشائخ عظام کے اون چیزون کو زیادہ کیا کہ جس سے شوکت اسلام
اور ارباب اصلاح کے پیدا ہوئے خصوصاً بیچ دیار ہندوستان کے کہ دشمن دین
کے ہنود اور کفار سے بہت ہین بیچ ترویج اور بلندی شان اس مقامات کے
باعث رعب اور فرمانبرداری کا اونکے پایا جاتا ہے اور بہت اعمال اور افعال
اور اوضاع کہ بیچ زمانہ سلف کے مکروہات سے ہوئی وہی بیچ آخر زمانہ کے
مستحسنات سے ٹھہری اوسوقت مین حضار اور مقابر کہان تہے کہ بیچ اوس کے
روشنی اور فرش وغیرہ کا تکلفات کیا جاے اور بیچ زمانہ اخیر کے جو تعمیر مقابر اور
مشاہد اولیا عظام اور احترام اور اہتمام بزرگون کا ہوا انتظار اوکی بلندی شان کے
اور واسطے تابعداری اہل یقین کے یہ امور مستحسنات متاخرین سے ٹھہرے چنانچہ
زمانہ صحابہ سے ابتک روشنی شمع وقنادیل بیچ روضہ منورہ آنحضرت صلعم اور اوپر
مرقد جناب حضرت فاطمہ علیہا السلام اور بیت المقدس کہ فیرن صد ہا انبیا اون

کے ہیں منہیہ سے ہے اور جنت البقیع میں بیچ روضہ مقدسہ حضرت امام حسن علیہ السلام
اور حضرت عثمان علیہما السلام اور شہدا اور اولیا کے مزار پرانوار پر ہر شب جمعہ کو
معمول ہے اسی جہت سے بیچ کتابوں فقہ کے متاخرین نے بھی رخصت اوسکی دی ہے
و علے ہذا القیاس جواز ہو ڈالنا گل اور سبزی وغیرہ تر و تازہ کا اوپر قبور کے جیسا کہ
بجواب استفتاء محررہ حاجی مولوی مرزا حسن علیہ الرحمہ محدث ہاشمی مغفور اور مولوی
ابو البرکات عرف مولوی تراب علیہ الرحمہ حاجی الحرمین اور ذاکر حدیث رسول الثقلین
اور عالم تحریر اور جامع معقول و منقول نے ثابت ہے اور علمائے حرمین شریفین
کی بھی اوپر اسکے اتفاق رکھتے ہیں یعنے ڈالنا سبزہ و گل کا اوپر قبور کے حدیث اور
فقہ سے ظاہر او ثابت ہے جیسا کہ بیچ مشکوۃ شریف کے وارد ہے مر النبی صلعم
بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما فکان لا یستتر
من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ
فشقہا بنصفین ثم غرس فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا
فقال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم ییبسا ۲ مختصر گذرے نبی صلعم اوپر دو قبر کے پس فرمایا تحقیق
یہ دونوں میت عذاب کیجاتی ہیں بسبب اسکے کہ ایک اونمیں دونوں سے پرہیز
نہیں کرتا تھا نجاست پیشاب سے اور دوسرا چلتا تھا چغل خوری میں پس لیا اس
سرور نے ایک شاخ تر کو اور دو ٹکڑے کیے اوسکے اور گاڑا ایک ایک ٹکڑہ شاخ کو
بیچ قبر دونوں کے کہا اصحاب نے کہ کس لیے کیا آپ نے یا رسول صلعم فرمایا شاید تخفیف

عذاب ہوا ان سے جسوقت تلک کہ خشک ہوں یہ شاخیں شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ نے بیچ ترجمہ کے افادہ فرمایا کہ دست آویز اور تمسک کرتے ہیں ایک جماعت ساتھ اس حدیث کے بیچ ڈالنے سبزہ اور گل و ریحان کے اوپر قبور کے انتہے اور بیچ شرح الصدور قَالَ الخَطَّابِی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ العِلْمِ مَعْلُومٌ عَلٰے اَنَّ الاَشْیَاءَ مَادَامَتْ عَلٰی اَصْلِ خُضْرَتِھَا اَوْ خِلْقَتِھَا وَطَرَاوَتِھَا فَاِنَّھَا تُسَبِّحُ حَتّٰے تَجِفَّ رَطُوبَتُھَا اَوْ تَحُولَ خُضْرَتُھَا اَوْ تَقْطَعَ عَنْ اَصْلِھَا وَقَالَ غَیْرُ الخَطَّابِی فَاِذَا خَفَّفَ عَنْہُ بِالتَّسْبِیْحِ فَکَیْفَ اِذَا یَقْرَءُ المُؤْمِنُ القُرْاٰنَ قَالَ وَھٰذَا الحَدِیْثُ اَصْلُ غَرْسِ الاَشْجَارِ عِنْدَ القُبُورِ انتہی وَفِی البَحْرِ الرَّائِقِ یُکْرَہُ قَطْعُ الخَطَبِ وَالحَشِیْشِ الرَّطْبِ انتہی وَفِی العالمگیریۃ وَوَضْعُ الوُرُودِ وَالرِّیَاحِیْنِ عَلَی القُبُورِ حَسَنٌ انتہی اور واسطے پوشیدہ مت ہو جیو کہ حدیث مذکور سے ساتھ دلالت نص کے صریح ظاہر ہوتا ہے کہ ڈالنا اشیاء اور تازہ کا اوپر قبور کے موجب تخفیف عذاب اور تفریح روح اہل قبور ہوتی ہے انتہے اور جو کہتے ہیں کہ بوسہ قبور اور سجدہ اور طواف قبور انبیا اور اولیا کا شرک ہے اوپر اس دعوی کے بھی کوئی دلیل کتاب سنت سے نہیں رکھتے ہیں سوائے قیاس اس بات کے کہ اموات کسو طرح کا حس اور ادراک نہیں رکھتے ہیں بلکہ مردے اور قبر اونکی جمادات بمنزلہ بتوں کے ہیں اور سجدہ اور طواف بتوں کا شرک ہے پس سجدہ اور طواف قبور بھی شرک ہوا چاہیے

اوسکی کے بیٹھے دور اور جو بیچ زندگی کے بیٹھا تھا اوس سے قریب بیٹھے نزدیک
قبر کے بھی قریب یون ہے مرقات المصابیح شرح مشکوۃ المصابیح مین
لا نعرف وضع الید علی المقابر سنۃ ولا مستحبا ولا نری بہ
باسا ھکذا وجدنا من جماعۃ من السلف یعنی نہین پہچانتا ہون مین رکھنا ہاتھہ کا
اوپر مقابر کے سنت نہ مستحب اور نہین دیکھتا ہون مین بیچ اوسکے کچھ مضائقہ
اسیطرح سے پایا مین نے بلا انکار قدماے سلف کو عمدۃ الاحکام فی کتاب الکراہیت
مین ہے جدا اسکے اوپر قبر کے ہاتھہ رکھے کہ یہ مرتبہ مصافحہ کے ہے اسیطرح سے
بیچ برہان عارفین کے ہے لا باس بتقبیل قبر والدیہ لما ذکر فی کفایۃ الشعبی
ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی
حلفت ان اقبل عتبۃ الجنۃ والحور العین فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقبل رجل الام ووجہ الاب فقال یا رسول اللہ لو لم یکن لی ابوان فقال قبل قبرھما قال فان لم
اعرف قبرھما قال اخط خطین وانو احدھما قبر الام والآخر قبر الاب فقبلھما فلا تحنث فی یمینک
اور بیچ فتاوی کفایۃ الشعبی کے روایت ہے کہ ایک مرد آیا نزدیک رسول صلعم کے
اور کہا یا رسول اللہ صلعم مین نے قسم کہائی ہے کہ بوسہ دون آستانہ جنت
اور حوران بہشت کو آنحضرت صلعم نے اوسکو فرمایا کہ بوسہ دے اپنی ماں کے
پاؤن کو اور باپ کے پیشانی کے اور پہر کہا سائل نے جو ماں اور باپ نہووے
فرمایا پس بوسہ دے اوپر قبر ماں اور باپ کے عرض کیا اگر مین نہ جانتا ہون

کہ قبر اونکی کہان ہے فرمایا آنحضرت نے ایک خط اوپر زمین کے کھینچ کے نشان دو قبر کا کرا اور تبیت کر کہ ایک قبر مان کی ہے اور دوسری قبر باپ کی پس بوسہ دے اون دونون قبرون مفروض پر جسلین تو جانتے اور گنہگار نہو گے پس بقول نبی علیہ السلام جان لیجی قبر مفروض کو بوسہ لینے سے خبر عالم معلوم ہوا ہر جگہہ کہ انبیا اور اولیا مدفون ہون تعظیماً اور تکریماً اونکی قبرون کی بوسہ لینے اور طواف کرنے اور دست بستہ کھڑے ہونے اور راونکی طرف پشتہ نہ کرنے مین کیا قباحت ہے دعا مانگنا بیچ اوس جگہہ کے موجب ثواب کا ہے امام شافعی نے کہا ہے کہ قبر موسی کاظم سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کے تریاق مجرب ہے واسطے قبولیت دعا کے کما ذکر فی الفرائد شرح کنز الدقائق الظواہر زیارتہم علی وجہ التبرک لان مقابر الاولیاء مظان الاستجابۃ ومن اہم النفع والبرکۃ کما زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء بیت المقدس فی شجرۃ موسی وسایر المواطن الصغر من المجد مع ان جمیع الانبیاء لیستمدون من نورہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیما للامتہ بدلیل اس بات کے ذکر کیا گیا ہے بیچ کتاب فرائد شرح کنز الدقائق کے بہتر ہے زیارت بزرگون کی بطریق تبرک کے یعنے برکت حاصل کرنے کے کسواسطے کہ قبرستان اولیا کے جای گمان اجابت دعا اور محل نفع و برکت کا ہے جیسا کہ زیارت کیا رسول صلعم نے بیچ شب معراج کے بیت المقدس اور شجرہ موسی اور دیگر مقامات فیض اور شرف کے بیچ باوجودیکہ تمام انبیا طلب

حدیث متواتر بہی نسخ قرآن کا نہین کرتی ہے اور کوئی آیت ناسخ اس حکم کی
بیچ قرآن شریف کے موجود نہین ہے اور نہ حدیث متواتر مگر ایک حدیث ساتہ
اس مضمون کے وارد ہے کہ جسوقت شتر نے سجدہ کیا آنحضرت صلعم کو صحابہ نے
بہی ارادہ سجدہ کا کیا آپ نے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ مین واسطے سجدے
اپنے کے امر نہین کرتا ہون اور جو حکم کرتا ہین اپنے سجدہ کو تو عورتون کو حکم
کرتا واسطے سجدے خاوند اپنے کے اس حدیث سے ممانعت ثابت نہین ہوتی ہے
تین وجہ سے اول وجہ یہ کہ حدیث احاد ہے اور احاد بیچ کسو مذہب کے
اوس چیز کو کہ ثابت ہوئی قرآن سے منسوخ نہین کر سکتے ہین دوم یہ کہ لفظ امر
نہین کرتا ہون مین بہی دلیل بحالی جواز کی ہے اور نہین تو امر رسول صلعم
سے سجدہ واجب ہوتا سیوم یہ کہ بیچ حدیث کے وعید بیچ حق ساجد غیر خدا
کے نہین وارد ہے اور جو فقہاے غیر اصولین کہ منسوخ ہونا آیت کا اس حدیث
مذکور سے سمجھے ہین فقہاے اصولین نے نسبت خطا کی طرف اونکے قائم کی ہے
وہ یہہ ہے کہ واسطے نسخ قرآن کے حدیث متواتر چاہیے اور یہی شرط ہے
نزدیک حنفیہ کے نہ احاد فقط اور ایسہی بیچ فتاوی فصول عمادی کے ہے
کہ وہ نہایت معتبر ہے کہ او سجدہ عبادت اور سجدہ تحیت مین جو حضرت استاذی
مولوی نور الله صاحب قدس سرہ نے حضرت مولانا و مرشدنا کے ملفوظ مین
لکہا ہے وہ یہان بسبب خوف اطناب کے تمام لکہا نہین گیا لیکن خلاصہ اوسکا

بہی یہی ہے جو مذکور ہوا اور جو مسئلہ کہ بیچ کتاب واقعات ناطفی کے ذکر
کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ کہا کافر حربی نے مسلمان کو کہ سجدہ کر ہمارے بادشاہ کو
نہین تو تجھکو جان سے مارڈالونگا پس اوسکو لازم یہی ہے کہ سجدہ نہ کرے
اگر سجدہ کرے تو چاہیے بارادہ تعظیم کرے کہ یہہ بہتر ہے یہہ مسئلہ بہی تائید کرتا
ہے اوسکا جو مذکور ہوا اور مانند سجدہ تحیت اور تعظیم کے ہے جو منا صالحین کی
قبرون کا کسواسطے کہ بیچ کتب فقہ کے بالاتفاق یون لکہا ہے کہ زیارت قبورکی
کی کیفیت مثل زیارت اہل قبور کے حیات ہین ہے یعنے جسقدر اور جس قسم کی
تعظیم وتکریم صالحین کی اونکی حیات مین کیا کرتا ہے اوسی قسم کا معاملہ بعد
وفات کے بہی چاہیے موافق روایت مفصلہ ذیل کے کَیْفِیَّةُ الزِّیَارَةِ کَزِیَارَةِ ذٰلِکَ
الْمَیِّتِ فِی حَیَاتِہٖ مِنَ الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ کیفیت زیارت کی مثل زیارت
میت کے ہے حالت حیات مین نزدیک اور دور سے یون ہی ہے مختار الفتاوی
مین الکتاب الکراہیت اور جامع الرموز مین اور اسیطرح سے بیچ فتاوی عالمگیری
کے قَالَ الْمُظْہِرُ اِعْلَمْ اَنَّ زِیَارَۃَ الْمَیِّتِ کَزِیَارَتِہٖ فِی حَالِ حَیَاتِہٖ لِیَسْتَقْبِلَہٗ بِوَجْہِہٖ فَاِنْ
کَانَ فِی الْحَیَاتِ اِذَا زَارَہٗ یَجْلِسُ مِنْہُ عَلَی الْبُعْدِ لِاَنَّہٗ عَظِیْمٌ فَکَذٰلِکَ فِی زِیَارَۃِ
قَبْرِہٖ یَجْلِسُ عَلَی الْبُعْدِ وَاِنْ کَانَ یَجْلِسُ مِنْہُ عَلَی الْقُرْبِ یَجْلِسُ کما فقیہ و مظہر نے جانا چاہیے کہ زیارت
میت کی مانند اوسکی ملاقات کے ہے حالت حیات مین سامنے اوسکے بیٹھتا تھا
دور اور مودب اسلیے کہ یہہ بزرگ مرتبہ ہے پس اوسیطرح سے بیچ زیارت قبر

جاننا کہ ممنوعات شرعی تین قسم ہین ایک حرام کہ اختیار کرنا اوسکا باعث معصیت
اور گناہ کبیرہ ہوتا مانند چوری اور زنا اور پینا شراب اور ترک نماز اور
روزہ وغیرہ فرائض خدا کے کہ مباشر منہی کرنے والا اوسکا مومن فاسق ہے
دوسرے کفر مانند اختیار کرنے ملت دوسری کے غیر اسلام سے بحکم وَمَن
یَّبتَغِ غَیرَ الاِسلَامِ دِینًا فَلَن یُّقبَلَ مِنہُ پس جسنے کہ طلب کیا سوائے اسلام کے
اور دین کو پس مقبول نہوگا وہ مگر توبہ اوسکی مقبول ہے تیسرے شرک
کہ ساتھ حکم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغفِرُ اَن یُّشرَکَ بِہٖ وَیَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَّشَاءُ
تحقیق کہ خدا نہین بخشتا ہے شرک کو ساتھ اپنے اور بخشتا ہے جو کہ کمتر شرک
سے ہے اور حکم اوسکا لاحق ہونا عار کا بیچ دنیا کے اور ہمیشگی نار کی بیچ آخرت
کے اور شرک نقیض توحید کا ہے کہ منحصر ہے بیچ عبادت غیر خدا کے ساتھ
اعتقاد الوہیت معبود کے اب حکم سجدے کا جیسا کہ شریعت مین ہے سنا چاہیے
اب غیر جو سجدہ کرنیوالا معتقد الوہیت اور معبودیت سجدہ کیے گئے کا ہے
اس سجدے کو سجدہ عبادت کہتے ہین سجدہ عبادت کا واسطے غیر خدا کے
اور حسب کفر ہے وہ مسجود انسان ہو خواہ حیوان وہ جماد مردہ ہو خواہ زندہ
نبی ہو خواہ ولی اور جو کرنے والا معتقد الوہیت اور معبودیت مسجود کا نہین ہے
اسکو سجدہ تحیت اور تعظیم کہتے ہین اور سجدہ تحیت اور تعظیم واسطے غیر خدا
کے سو حسب کفر نہین ہوتا ہے بلکہ جائز ہونا اوسکا شریعت مین ثابت ہے جیسا

قرآن مجید مین اول اندر سورہ بقر کے اور دوم سورہ اعراف اور سیوم
سورہ حجر اور چہارم سورہ ص مین حکم ہے واسطے سجدہ کرنے آدم علیہ السلام
کے فرشتون کو بقول تعالے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ حکم کیا ہمنے فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا
تمام ملائکون نے آدم کو مگر ابلیس نے کہ انکار کیا اور سرکشی کی پس کافرون
سے ہوا پنجم سورہ یوسف مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا یعنے اونچا بٹھایا یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو
اوپر تخت کے اور وہ سب گرے اوسکے لیے سجدے مین اور تمام مفسرین سوائے
بیضاوی اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ سجدہ ملائک خاص آدم علیہ السلام کو سجدہ
تحیت اور تعظیم کا تہا اور بیضاوی نے اسجدوا سے سجدہ عبادت مراد لیا ہے
اسلیے کہ آدم علیہ السلام اسوقت بسمت قبلے کے تہے وہ سجدہ واسطے خدا کے
تہا قول بیضاوی کو اور مفسرین نے رد کیا ہے کہ جو سجدہ واسطے خدا کے ہوتا
تو ابلیس نے سجدہ خدا سے تو کبھی انکار نہین کیا بلکہ اوپر تمام روئے زمین کے
اوسنے چہ لاکھ برس سجدہ خدا کا کیا ہے بلکہ خطا ابلیس سے یہی ہوئی کہ سجدہ تعظیم کو
سجدہ تعبدی سمجھا اور وہ لوگ کہ کہتے ہین کہ بیچ ملت سابق کے سجدہ تعظیم
جائز تہا اور بیچ ملت محمدی صلعم کے حرام اور منسوخ ہوا ہے جواب اونکا یہ ہے
کہ ناسخ قرآن کا آیت قرآن ہوتا ہے یا حدیث متواتر اور نزدیک شافعی کے

مدد کی کرتے ہین نور آنحضرت صلعم سے اور یہ بات کہ آنحضرت صلعم نے کی واسطے
تعلیم امت کے ہے سنی علی ہذا القیاس غلط فہمی فرقہ وہابیہ کی ہے بیچ مقدمہ طواف قبور
کے جو کہتے ہین طواف قبور صالحین کا بہی شرک ہے کسواسطے کہ طواف ایک فعل ہے
کہ خدا تعالے نے واسطے ذات اپنی کے مخصوص کیا ہے اور واسطے غیر کے اجازت
نہین دی ہے انتہے یہ بات افترا و بہتان ہے اوپر خدا جل شانہ کے کسواسطے
کہ اللہ تعالے نے بیچ قرآن کے کسو جگہ نہین کہا ہے کہ طواف میرا کرین اور طواف
غیر میرے کا نہ کرین جیسا کہ عبادت کو فرمایا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا اور نہ شریک کرے بیچ عبادت اوسکے کسیکو لیکن حکم کیا
واسطے طواف کعبے کے کہ غیر خدا کا ہے اور فرمایا إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا
تحقیق کہ کوہ صفا اور مروہ علامات اور نشانیہاے خدا کی سے ہے پس مضائقہ
نہین ہے کہ حج کرنے والے طواف کرین اون دونون کا اور بیچ تفسیر فتح العزیز
کے مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے بعد ذکر آیہ کریمہ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ
فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ اور نہ کہو تم مردہ اون لوگون کو جو مقتول
ہوے ہین براہ خدا بیان فضائل صابرون سے فارغ ہوکے اب بطریق شہادت
کے فرماتا ہے اگر تمکو ہماری معیت خاص چاہیں کہ صابرون اور اہل بلا کے ساتھ ہم
رکہتے ہین اور اونپر صلوٰۃ اور رحمتین اپنی نازل کیا کرتے ہین اور منتو اسے

خلائق بنائی اونکو ہمرنگ انبیائی کرتے ہین ہنوز اوسمین کوئی شک وشبہہ باقی ہو تو دلیل
اسکی موافق سمجہ اپنے کے سنو یہ کہ یہ دونون پہاڑ خود کوئی شرف اور مرتبہ نہین رکھتے ہین
بلکہ کلانی اور جودت سنگ مین تو کمتر اور پہاڑون سے ہین لیکن جب ان امنی بقضائے الٰہی
یعنے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل نے متصل اونہین دونون پہاڑون کے جہان اب
چاہ زمزم ہے اپنی ذات کو بحکم خدا ابتلا اور خوف مین ڈالکے اوس صحراے سنگلاخ مین
جہان نہ آب و گیاہ نہ کوئی آدمی انیس وجلیس تہا وہان دشمنون کے خوف سے اپنی
جانونکو جانوران درندہ اور گزندہ کے حوالے کیا اور گرسنگی اور تشنگی ساری محض
واسطے فرمانبرداری حکم الٰہی کے جو پیغمبر وقت کی زبان یعنے حضرت ابراہیم جو اونکے ساتھ
تہے ہو پہنچا تہا گوارا کرکے سکونت اختیار کی سو وہان حضرت ہاجرہ کو خوف تہا اپنی بیٹے
حضرت اسمعیل کا بلکہ اپنے جان کی بہی ہلاکت کا تیقن تہا اون سب مصیبتون پر از روے
خواہش کے مرضیات الٰہی مین صبر اختیار کیا تہا اور جب حضرت اسمعیل بسبب تشنگی کے قریب
ہلاکت ہو پہنچے حضرت ہاجرہ بے تاب ہوکے اول اوپر کوہ صفا کے کہ نزدیک مکہ معظمہ کے واقع
تہا چڑہین جو وہان اپنا مطلب نپایا تب نیچے اوترین لیکن بیچ مین میدان کی دوڑکے اوپر کوہ مروہ
کے آئین اسیطرح سات مرتبہ گردش کی حق تعالے نے معیت خاص اپنی اونکے ساتھ ظاہر کی اور
آب زمزم نے غیب سے جوش کیا اور راز اوس معیت کا یہ ظاہر ہوا کہ جو کوئی کہ ساتھ
اون بلا زدون کے اقتدا کرے اور درمیان ان دونون کوہ کے بدستور اونکے اوپر
جاوے اور نیچے اوترے دوڑے اور سعی کرے تو مقبول جناب خداوندی ہووے موفق

سے یہ دونوں پہاڑ کہ بت خانہ کفار تھے یعنی پرستش بت اساف کی اوپر صفا اور بت نائلہ
کے اوپر مروہ کے ہوا کرتی تھی اب وہ محل اجابت دعا ہوئی یہانتک کہ وہ دونو پہاڑ من شعائر اللہ
یعنے علامت دینداری کی خدا کے نزدیک ٹھہری فقط حاصل نشان نزول آیہ کریمہ کا از روے
دلالت النص یہ ہے کہ جسوقت ساتھ مجاورت اور برکت صابرین اور شاکرین اور مخلصین
مصاحب کے چند روز مین کوہستان بحقیقت اور کفرستان ہوا اور مظہری شعائر اللہ سے
ہوئی پہر خیال توکرو کہ وہ مقامات کہ جہان خاصان الہی کے جسم وجان مدفون وموجود ہون
وہان کسقدر نزول رحمت اور معیت حق ہوگی پس اسیطرح مقابر اور حضائر اولیا والصابرین
الفانین فی اللہ والباقین باللہ بلاشبہہ شعائر اللہ سے ٹھہرے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ظاہر ہوا بارادت الہی کا نسبت صفت طواف کے
اوپر مزار بعض اولیا کے ہمیشہ شب وروز رہتا ہے مانند کعبہ کے ایک ساعت رات اور دن
خالی اور طواف سے نہین رہتا اسیطرح اونکے مزار پر بھی ایام عرس مین یہی معاملہ ہمیشہ رہتا ہے
اسیواسطے فقہاے محققین نے اس طواف کو بیچ آداب زیارۃ القبور کے داخل کیا ہے خزانۃ
فتاوی مجمع البرکات مین از روے نقل کے مطالب المؤمنین سے لکھا ہے وَيَقُوْمُ عِنْدَ
وَجْهِ الْمَيِّتِ وَيَقُوْمُ عِنْدَ وَجْهِ الْمَيِّتِ وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى تُرْبَتِهِ وَيَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ فَاِنَّهُ قَدِ افْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاِنْ كَانَ قَبْرَ عَبْدٍ صَالِحٍ وَمَكَانَهُ يَطُوْفُ حَوْلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
اور کہڑا ہو زائر مقابل روے میت کے اور رکہے داہنا ہاتہ اپنا اوپر تربت کے اور کہی
بارخدایا بخش اس میت کو کہ وہ محتاج ہے بیچ طریق زیارت عامہ مسلمین کا ہے اور جو قبر بندہ صالح کی ہو

اور ممکن ہو طواف گرد اوسکے پس چاہیے طواف کرنا تین بار اسیطرح سے ہے بیچ کتابون
محققین کے فقط

فصل پانچوین رد اعتراض ششم اور ہفتم کے بیان مین

یعنے اوپر مزار اور مقابر اولیا کے نذر اور نیاز گذرانتے ہین اور نذر ساتھ غیر اللہ کے
حرام ہے دوسرے یہ کہ حکم شارع کا واسطے زیارت قبور کے استغفار اور دعای مغفرت
اموات کے لیے ہے نہ واسطے استمداد اور حاجتون کے اوسکا جواب یہ ہے کہ فرقہ وہابیہ
جیسا کہ توحید اور شرک شرعی قرآن اور حدیث سے نہین سمجھے ویسے معنے عبادات اور استعانت
اور نذر و نیاز کے بھی قرآن مجید اور حدیث شریف سے نہین سمجھے ہین اسی باعث سے بیچ غلطی کے
پڑے ہین اور برخلاف قرآن اور حدیث کے لکھتے ہین چنانچہ نصیحت المسلمین تصنیف وہابیہ مین
لکھا ہے کہ اپنی حاجتون اور مرادون کے واسطے نذرین پیرون اور پیغمبرون کی ماننی اسکا
نام تو شرک ہے جسکے مٹانے کے واسطے قرآن شریف اوترا اور پیغمبر کافرون سے لڑے اور
قرآن مین ہزارون جگہ اسکا بیان ہے فقط تمام ہوا کہتے ہین کہ واسطے ثبوت اس دعوی کی
قرآن یا حدیث صحیح سے کوئی نص ساتھ اس مضمون کے چاہیے کہ بیچ اوسکے حکم صراحۃً ہووے
کہ نذر اور نیاز انبیا اور اولیا اور استمداد اور استعانت اون سے شرک ہے تو کوئی نہ کرے
لیکن نص بیچ کتاب اور سنت کے کہان ہے کہ وہ لاوین ناچار اپنے قیاس سے اس
دعوی پر استدلال اون آیتون قرآنی سے کرتے ہین جو شان مشرکین اور عابدین اصنام
اور مجبوری اور بے اختیاری بتون مین وارد ہوئی ہین اور کہتے ہین کہ مصداق اون
آیتون کے انبیا اور اولیا بھی ہین وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ

ولا یضرک ولا تدع مع اللہ الٰہا آخر مت بلا معبودون کو جو سوا خدا کے ہین کہ وہ نفع
پہونچا سکتے ہین تجھکو نہ ضرر اور مت بلا ہمراہ اللہ کے الہ دوسرے کو اور دوسری آیت
بہی ساتھ اسی مضمون کے نازل ہے سو حق تعالی سے تو رجا ہے نفع ونقصان اور نہی دعا
انبیا اور اولیا سے نہین کی ہے کہ وہ بہی من دون اللہ مین داخل ہون اور اون آیتونمین
جو بتون کی شان مین وارد ہوئی ہین کہ جس سے نذر اور نیاز اور امید شفاعت کی انبیا سے
یا استعانت حاجتون کی اولیا سے شرک ہو جانا چاہیے کہ یہ استدلال ور قیاس انبیا
اور اولیا کے غلطی چند وجہون سے ہے اولا یہ کہ وہ معنی شرک کے نہین سمجھے چنانچہ تفصیل اسکی
گذری تو دوسری معنے عبادت اور استعانت کے بہی اسطرح نہین سمجھے تیسرے معنے دعوت
اور اتخاذ اور جعل کہ یہ ان آیتون کے مذکور ہے انکو انہون نے محاورہ حدیث اور تفسیر سے
نجانا چنانچہ مجمل اوسکا یہ ہے کہ توحید عبارت ہے اعتقاد اور اقرار وحدانیت خدا کی اور صفت
معبودیت کے پس شرک کہ نقیض اوسکی ہے عبارت ہوئی اعتقاد یا اقرار معبودیت غیر خدا سے
فقط نذر اور نیاز اور دعوت اور مدد کو یہ اوسکے کچھ دخل نہین بقولہ تعالی لا الٰہ الا اللہ
وانما اللہ الٰہ واحد نہین ہے الہ مگر اللہ نہین ہے معبود مگر اللہ یگانہ ویکتا
اور انبیا علیہ السلام صرف واسطے دعوت اسی اعتقاد توحید کے اور باطل کرنے شرک کے
پیدا ہوئی اور کلام مجید بہی واسطے اسی مطلب کے نازل ہوا ہے اور جہاد اور قتال کفار بہی واسطے
سرکشی کلمہ طیبہ کے ہوئی تہی نہ بابت نذر اور نیاز کے بقولہ تعالے اذا قیل لہم
لا الٰہ الا اللہ یستکبرون جس وقت کہ کہا جاتا ہے واسطے اونکے نہین ہے معبود

کہ اللہ سے سرکشی کرتے ہیں اور بقول رسول صلعم اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ حکم کیا گیا ہوں میں اوپر اوسکے کہ مقابلہ کروں میں آدمیوں کے
ساتھ تا وقتیکہ گواہی دیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس باطل ہوا دعویٰ اثبات کا کہ مباحثہ
اور مراد بیچ پیرو پیغمبر کی ماننی احکام تو شرک ہے کہ جسکے مٹانے کے واسطے قرآن اوترا اور
پیغمبر کا وہ آپ لڑے فقط وجہ غلطی کی بیچ عبادت اور استعانت کے ساتھ اس سبب کے ہے
کہ عبادت عبارت ہے نہایت تعظیم سے ساتھ اعتقاد استقلال معبود کے بیچ حکومت اور قدرت
اور خلق کرنے ہر شے کے بحکم آیہ کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ
یعنے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالے کہ خالق ہر چیز کا ہے پس اوسی کی عبادت کرو تم ۔
پس جو تعظیم کہ ساتھ اس اعتقاد کے نہو وہ عبادت نہوگی اور ہرگاہ کہ معنے عبادت کے متحقق نہوئی
بیچ تعظیم غیر خدا کے تو شرک کہاں سے آیا جیسا کہ تعظیم انبیا اور کعبہ شریفہ اور صفا اور مروہ
وغیرہ شعائر اللہ کے امور شرعی ہیں اور معنی لغوی استعانت کے طلب یاری اور مددگاری
کے ہیں جیسے ہو کہ وہ صفت عام شامل ہے خدا اور غیر خدا کو یعنے خدا نے اس صفت کو مثل
عبادت کے ساتھ ذات اپنی کے مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ اجازت اوسکی ہر ایک کو دی ہے
بقول تعالے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
یعنے معاونت کرو تم آپسمیں نیک کاموں اور پرہیزگاری میں اور نہ مدد کرو تم اوپر گناہ
اور سرکشی کے اور دوسری آیت میں فرمایا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
یعنے طلب کر بخشش کی خدا سے واسطے گناہ اپنے کے اور جمیع مومنین اور مومنات

کی اس آیت مین حکم امانت کا ہے پیغمبر کو واسطے مدد مومنین کے بیچ مغفرت کے

اور بیچ آیت دوسری کے ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا

اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور اگر بیشک وہ جسوقت ستم کیا اونہون نے اپنی جانون پر تیرے پاس آتے اور

اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بخشش چاہتا اون کی بر آئینہ پانے اللہ کو رجوع

کرنے والا رحم والا بیچ اس آیت کے تصریح ہے ساتھ اسکے کہ قبول توبہ عاصیان اور

بخشش اونکی موقوف ہے سراسر پیغمبر کی اطاعت اور اونکی طرف رجوع کرنے اور

اونکی مرضی کے اوپر چلنے و بیچ آیت دوسری کے فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ

فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اور جسوقت سوال

کرین تجھسے بندے میرے مجھسے پس مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا پکارنیوالے کی جب پکارے مجکو

چاہیے کہ کہنا مانین میرا اور ایمان لاوین میرے ساتھ شاید کہ وہ راہ پاوین اس

آیت مین صاف تعلیم ہے کہ اے محمد بندے ہمارے واسطے قبول ہونے دعا کے مجھسے

تجھکو پوچھینگے اور بیچ آیت سابق کے بھی ہدایت تھی کہ بندے میرے واسطے بخشش

گناہ اور عرض حاجت اپنی کے رجوع طرف تیرے کرینگے تجھکو چاہیے کہ استغفار کرے

پس مومنین اور مومنات کو اللہ تعالے نے حکم استعانت اور استغفار کا توسل اور توسط

پیغمبر صلعم کے دیا ہے اور پیغمبر صلعم نے طریق دعا خدا سے ساتھ امت اپنی کے یون تعلیم

فرمایا ہے جیسا کہ مضمون حدیث کا حصن حصین مین یون آیا ہے وَمِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ

ان یتوسل الی اللہ بانبیائہ وبالصالحین من عبادہ یعنی تمام انبیا اور صالحین
اور بندے زندہ اور مردہ شامل ہوے پس انبیاے سابقین کہ اموات ہین بیچ توسل
کے سب شامل ہوے اور ساتھ دلیل حدیث دوسری کے کہ بیچ جذب القلوب کے
منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے قبر فاطمہ بنت اسد مادر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب
پر تشریف لیجا کے واسطے کشادگی قبر اور مغفرت فاطمہ کے دعا کی اور فرمایا اللھم
بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی اغفرلھا ووسع مدخلھا الی آخرہ یا اللہ بحرمت اپنے نبی کے
اور بحرمت اون نبیون کے جو مجھسے اگے تھے بخش دے فاطمہ کے گناہون کو اور
کشادگی دے اوسکی قبر مین پس استعانت اور توسل ساتھ انبیا سابقین کے کہ اموات سے
ہین قول اور فعل آنحضرت صلعم سے ثابت ہوا اور توسل ساتھ بندون صالحین کے جیسا کہ
حدیث سابق مین گذرا اور یہ جو علماے وہابیہ کہتے ہین کہ جو شخص پکارے بلفظ ندا کے
ساتھ انبیا اور اولیا کو شرک ہے مثل یا شیخ عبد القادر کے اس گمان کے رد کرنے کے
واسطے دو حدیثین نقل کرتا ہون ہین کہ واسطے تمام امت کے دستور العمل مقرر ہو جاے
اول طبرانی نے رسول صلعم سے روایت کی ہے اذا اضل احدکم دابۃ او اراد عونا و
ھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا تروھم
شیخ مظہر جلیل شرح حصن حصین کے لکھا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب کوئی کچھ چیز گم کرے
یا چاہے مدد اور حال یہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو جہان کوئی اوسکا مونس اور ہمنشین نہین ہے
پس چاہیے کہ کہے یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالے کے ایسے بندے کہ

کہ تم اونکو نہین دیکھتے میرک شاہ نے بعض علماے ثقات سے نقل کیا ہے کہ یہہ حدیث حسن ہے
اور مجربات ہین اسکے تمام مسافر اور مشائخ سے روایت ہے کہ یہ مجرب ہے اس مقدمہ
مین اور نزدیک تر ہے فتح مقصود پر کُنْ اُذْکُرَ الْفَخْرَ وَالْعُلٰی حدیث دوسری
بیچ جذب القلوب کے منقول ہے کہ ایک ضریر البصر یعنی نابینا آنحضرت صلعم سے مستدعی دعا کا
ہوا رسول صلعم نے اوسکو تعلیم فرمایا کہ وضو کرکے دوگانہ نفل گذرانے اور یہہ دعا پڑھے
اوسنے ویسے ہی کیا فوراً بینا ہوگیا دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِي
حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِي اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ کہا ترمذی نے ہذا حدیث حسن صحیح وکذا البیہقی
دعا یہ ہے خداوندا بتحقیق سوال کرتا ہون مین تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون مین طرف تیرے
بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد نبی الرحمۃ ہے یا محمد بتحقیق مین متوجہ ہوتا ہون تیری رب کی طرف
بوسیلہ تیرے اپنی حاجت کے واسطے کہ وہ برلاوے مراد میری خداوندا قبول کر شفاعت
اوسکی میرے حق مین سوال اگر کوئی کہے کہ تعظیم جو بساتھ اعتقاد الوہیت معبود اور مسجود کے
ہو وہ عبادت ہے اور کرنا اوس قسم تعظیم کا واسطے غیر خدا شرک ہے تو وہ تعظیم اور تکریم
واسطے انبیا اور اولیا کے کوئی نہین کرتا ہے اور جو تعظیم بلا اعتقاد الوہیت کے ہو وہ قسم
محبت اور تکریم ہے قسم عبادت کی نہین ہے اوسکا کرنا غیر خدا کے بھی جائز ہے سوا اعتقاد
الوہیت معظم الیہ کا بیچ عبادت کے کس دلیل سے شرط کرتے ہین جواب یہہ ہے
کہ دلیل ہمارے واسطے شرط مذکور کی قرآن مجید مین قصہ حضرت عیسی علی نبینا علیہ السلام کا

نہ نصاری اور محمدی دونون تعظیم حضرت مسیح کی کرتی ہین کسواسطی کہ محمدی
تو قرآن مجید کی راہ سی کہتی ہین کہ حضرت عیسی بہی منجملہ انبیای اولوالعزم سی ہین
کہ روز میثاق مین اُنہون نی واسطی ایمان اور نصرت ہماری پیغمبر صلعم کے
عہد وپیمان کیا ہی چنانچہ خدای سبحانہ اپ خبر دیتا ہی بیچ آیت کریمہ کی
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ
وَاِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ یعنی یاد کر ای محمد جو لیا ہمنی
پیغمبرون سی عہد اونکا اور تجہہ سی اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی پسر
پسر مریم سے پس کیا سبب ہے کہ خدا نے محمدیون کو ساتھ
عیسی علیہ السلام کی مومن کیا اور نصاری کو بسبب تعظیم عیسی علیہ السلام کی کافر
ٹہیرایا قول سبحانہ تعالی لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
یعنی ہر آئینہ کافر ہوی وہ لوگ جو کہتی ہین تحقیق کہ خدا وہی عیسی پسر مریم کا ہی
اور دوسری جگہہ فرماتا ہی لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ
یعنی ہر آئینہ کافر ہوی وہ لوگ جو کہتی ہین یعنی معتقد ہوی کہ خدا سیوم ہی
ارواح ثلاثہ سی ہی وہ کون سے یعنے عیسی اور مریم وجبرئیل علیہم السلام پس
بیچ اس وقفہ کی بغور تامل کرین کہ تعظیم ایک فعل ہی اور صاحب تعظیم ذات
واحد ہی یعنی مسیح علیہ السلام پس کس سبب سی محمدی مومن پاک ہوے
اور نصاری کافر پس علت کفر کی نہین ہی مگر یہی اعتقاد الوہیت و معبودیت

فرق یہی اسمین ہی کہ نصاری کی الوہیت تو مسیح عیسی کی اعتقاد کیا اور بندہ کو تعظیم
تعبدی کرتی ہین اسلئے کافر ہوئے اور محمدی عیسی کو بندہ خاص خدا کا جانکے تعظیم تحیتی
کرتی ہین اسلئے مومن ہوئے **سوال** اگر کوئی کہے جیسا کہ نصاری حضرت عیسی کو عین خدا
جانکے عبادت کرتی ہین سو محمدی عینیہ عیسی کو عین خدا کا جانتے ہین پس تعظیم اوسکی عین
تعظیم خدا کی ہوئی اور بقول تمہارے یہی عبادت ہی **جواب** یہ ہی کہ اعتقاد عینیہ مانند حکم
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یہ دونون مرتبہ تقیید اور اطلاق کا ہی یعنی مقید اور مطلق دونون ہ
وہ ہی اور اعتقاد معبودیت بحکم لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ
مقید ہی ساتھہ قید اطلاق کی یعنی ہر مقید باوصف عینیت کی معبود نہین ہو جیسا کہ
شمس اور قمر عین خدا نہین مین بلکہ عین اوسکی ہین اسلئے یعنی منع آیا واسطے سجدہ اونکے
کی بیچ قول خدا تعالے لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ
الَّذِي خَلَقَهُنَّ فافهم فانه مزلة اقدام
الموحدين الجاهلين یعنی مت سجدہ کرو تم آفتاب و مہتاب کو بلکہ سجدہ کرو تم
خدا کو جو خالق اونکا ہی فقط یہہ غلطی باعث نہ سمجھنے محاورہ شرع کی ہی کہ لفظ دعوت
اور اتحاد اور حلول کی جہان کہین بیچ قرآن شریف اور احادیث کی آیا ہی مراد اوسی ہ
اقرار مع اعتقاد الوہیت مدعو لکی ہی نہ صرف بلانا اور آواز دینا قال اللہ
تعالے وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ اِنِّي اِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ
نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ یعنی جو کوئی کہے فرشتون مین سے کہ مین ہون الہ سوای خدا کی

پس اوسکو خبر دینگی ہم دوزخ میں ہمیشہ ولا تقولوا ثلثة لا تتخذوا
الٰهین اثنین انما هو اله واحد یعنی اعتقاد مت
کرو تم ساتھہ میں خدا کی اور معبود مت پکڑو تم دو خالق کو کہ نہیں ہی خالق مگر خدای
واحد اور ہمیشہ بیچ فمن یدع مع الله الها آخر مراد بلانی سی اعتقاد الہ آخر
کا ہی نہ صرف آواز دینا جو محاورہ شرعی بیچ معنی الفاظ مذکورہ کی وہابیہ سمجھتی تو کہتی کہ
درمیان آیات مذکورہ کی اولیا اور انبیا من دونہ میں شامل ہین بعد ظاہر ہونی جہون
غلطی تمامہ مذکورہ کی ظاہر ہوا کہ استدلال علما وہابیہ آیات مذکورہ سی ساتھ شرک +
ہمی استعانت اور شامل کرنی انبیا کو بیچ خطاب اصنام کی باطل ہی چند وجوہ سی
اول یہ کہ اگر بالفرض انبیا اور اولیا بیچ لفظ من دون الله کی داخل ہون +
لیکن مدار تہی اور نشا شرک کی بیچ آیات مذکورہ کی اوپر وحدت اور اقرار ساتھہ
اعتقاد الوہیت مدعولہ کی یہ کس واسطی کہ بت پرست لوگ اصنام اپنی کو الہ اور
معبود کہتی تہی گو شفیع عند الله جانتی تہی جیسا کہ الله تعالی مقولہ اونکا فرماتا ہے
ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفا و هؤلاء
شفعاؤنا عند الله عبادت نہین کرتے ہین ہم انکی مگر واسطی
اسکی کہ نزدیک کرین ہمکو خدا سی از روی قرب کی اور وہ شفاعت کرنی والی ہین
ہمارے نزدیک خدا کی پس وجہ شرک کی بیچ اونکی اقرار الوہیت اصنام اور عبادت
انہوں کی تہی نہ کوی اور چیز پس کون سا مسلمان ہی کہ اوپر انبیا اور اولیا کی

اقرار الوہیت کا کرنا ہی تا تنہی وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ اوسکی طرف متوجہ ہو دویم یہ کہ اللہ تعالی بیچ آیات مذکور کی معبودان کفار کو مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فرماتا ہی اگر مصداق ان آیتون کا انبیا کو کیا تو معلوم ہوا کہ انبیا بہی مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ مین شامل ہین حالانکہ انبیا رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین اور ہادی المضلین اور مصادر خیر اور برکت اور دافع ہین حرج اور مضرت کی پس انبیا کو مَا لَا یَضُرُّکَ وَلَا یَنْفَعُکَ معلوم کرنا کسقدر ایمان فروشی ہی سیوم یہ کہ منظنہ عجز اور مجبوری پیغمبر کا مستلزم انکار نبوت ہی کسواسطی کہ حق تعالی نی اصلاح اور انتظام دو عالم انبیا کی ہاتہ مین رکہا ہی اور بدون قدرت تمام اور تصرف عام عنایت کی ہوی خدا کی کار نبوت راست نہین آتا ہی ارادہ بد اونکی سی آن واحد مین سارا عالم اللہ کے حکم سے برباد ہو جاتا ہی اور ذرہ مہر سی اونکی ایک ساعت مین ملک کا ملک خراب ویران بحکم خدا آباد ہوا کرتا ہے چنانچہ کلام اللہ سارا قصون اور معجزات اور واقعات قہری قوم نوح اور ثمود اور عاد اور ثمود اور موسی اور فرعون سی بہرا ہوا ہی چہارم وجہ انکار استعانت اور استمداد انبیا اور اولیا کی یہ ہی کہ ارواح کاملین اور ناقصین مین فرق نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوند عالم نے قدرت خیر اور شر اور نفع اور ضر اپنے ہات مین رکہی ہی اور کسی جن اور انس اور فرشتہ اور نبی اور ولی کو اسمین اصلا اختیار و قدرت نہین دی ہے یہ دعوی فرقہ وہابیہ کا ہی سراسر خلاف کتاب اور سنت اور اجماع امت ہی کسواسطی کہ لفظ اختیار سی اگر حول اور قوت ذاتی انبیا اور اولیا کی مراد ہی کہ وہ خدا کیطرف سی نہو

تو اس بات کا کوئی مسلمان بلکہ کفار بھی قایل نہین اور اگر اختیار اور قوت اور قدرت
اونکو بخشی ہوئی خدا کی طرف سی مراد ہی کہ اوسکی حکم سے اونسی بڑی بڑی کام ہوتے ہین
تو انکار اوسکا خلاف عقل اور نقل دونو کی ہی اسلئے کہ بدترین خلایق کا شیطان ہی
تو آپ اوسکی قوت اور قدرت اور اختیار اور تصرف مین ذرا غور فرمائیے کہ وہ ایک آن
واحد مین شرق سی غرب تک سیر کرتا ہی اور طرفۃ العین مین کبھی آب اور کبھی آتش کبھی باد
اور کبھی خاک ہو جاتا ہی وہی دم بھر مین انسان ہو جاوی اور دم بھر مین حیوان علی ہذا
القیاس اسیطرح اور تصرف ملائکہ مقربین کی بھی تصور فرمائیے مثل جبرئیل اور میکائیل
اور اسرافیل کی خدمات مفوضہ مین تو بس تصرف اور قدرت بندگان خاص خدا انبیا اور
اولیا کی جن اور ملک سی زیادہ جیسا کہ قرآن شریف اوسکا خود ناطق ہے
قولہ تعالے قَالَ الَّذِی عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ
بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ + کہا اوسنی جسکی پاس تہا
ایک علم کتاب کا لاتا ہون مین اوس تخت کو تیری گی پہلے اوس سے کہ پہر آوی تیری
طرف میری آنکھہ یعنی آصف وزیر حضرت سلیمان کا کہ ولی تہا تخت بلقیس کو ایک ہی مہینے کے
راہ سی پلک مارتے اونہا لایا و علی ہذا القیاس حضرت مریم ولیہ تہین اونکی کرامت سی محراب
مسجد بیت المقدس مین گرمی کی موسم کی میوی جاڑی مین اور جاڑے کی موسم
کی میوی گرمی مین موجود ہوتی تہی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی وَكُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

یعنی جسوقت کہ داخل ہوتی تہی اوپر حضرت زکریا علیہ السلام محراب مین تو حضرت مریم کی پاس
پاتے تہی میوی ہر فصل کی تر و تازہ دوسرے ہوی اسیطرح کرامت اولیا کی بیچ کلام الہی اور حدیث
حضرت رسالت پناہی کی بہت اور بے شمار ہی جو کہ یہ قدرت اور تصرف بندگان خاص
خدا عطای الہی سی ہے تو شک اور گمان غرق دسمین انکار اونکی کرامت کا نہی بیچ
کتب عقاید کے ضروریات دین سی لکہا ہے کہ بعد ثابت ہونی قدرت اور تصرف اولیا کے
اوسکا انکار کرنا کتاب اور سنت سی انکار کرنا ہے اگر با واقفیت معنی ولی اور کرامت اور
خوارق عادات سی ہے پس اوپر منکرین کی واجب ہے کہ اوپر معنی انواع کرامت اور خوارق
عادات کی اور ولی اور صالح کی وقوف پیدا کرین چنانچہ مولوی جامی قدس سرہ السامی
بیچ نفحات الانس کے کہتی ہین کہ انواع خوارق عادات کی بہت ہین مثل معدوم کرنا موجود
کا اور نا موجود کرنا موجود کا اور ظاہر کرنا پوشیدہ اور غیب کا اور پوشیدہ کرنا ظاہر اور کہلی چیز کا
اور قبولیت دعا کی اور قطع کرنا مسافت بعید کا تہوڑے مدت مین اور خبر کرنا اوپر امور
غایب کی اوسکی حبلی اور نقصان سے اور حاضر ہونا بیچ زمان واحد کی مکانون مختلفہ مین
اور زندہ کرنا مردے کا اور مارڈالنا زندے کا اور سننا کلام کا نباتات اور جمادات سے
تسبیح وغیرہ کا اور حاضر کرنا آب اور طعام بیچ وقت حاجت کی بی اسباب ظاہری اسیطرح
اور اعمال کہ خلاف قیاس اور مخالف وہم کے ہین جیسا کہ پانی کے
اوپر جانا اور ہوا پر اڑنا اور تابع کرنا حیوانات وحشی کا یہ کرامتین عام ہین آمۃ
الخاصۃ عندھم العنایۃ الا الہمۃ التی وھبتھم

التوفيق حتى خرقوا عوائد أنفسهم فتلك الكرامة
معتبرة عندنا لیکن کرامت خاص نزدیک صوفیہ کرام کی
وہ عنایت الہی ہے کہ بخشا ہی خدا نے اونکو توفیق یہانتک کہ پھاڑا عادتون نفوس
اپنون کو پس یہ کرامت خاصہ معتبر ہے نزدیک ہمارے تفسیر فتح العزیز قدس سرہ
العزیز مین معنے صالح اور ولی کی لکھی ہین صالح وہ کہ دونون قوت نظریہ اور فکریہ
اوسکے مرتبہ کمال انبیا سے پست تر ہو لیکن بسبب کمال متابعت کی اوسنے
ظاہر اپنا معاصی سے پاک کیا ہو اور اپنی باطن کو اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ سے
دور رکھکے یاد حق سے اوس قدر بھرا ہو ہین کہ گنجایش دوسری چیز کی باقی نہ ہے
اور نام ولی کا ہرچند شامل ان گروہ کی ہے لیکن شہرہ لفظ اوپر صالحون کی اطلاق سے ہے
اور اوپر اوس چیز کی کہ جو شامل چار فرقون کی ہے یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا
اور صالحین علامات ولی سے وہ ہی کہ حضرت حق اونکو دوست رکھتا ہے اور ضامن رزق
کا اونکو فرماتا ہے کہ جس سے ممتاز تمام ادمیون سے ہون اور اپنی دشمنون سے اونکو محفوظ
رکھتا ہے اور آپ انیس یعنی غمگسار اونکا ہوتا ہے مسافرت مین اور بیچ نفوس اونہونکے
ایک عزت دیتا ہے کہ بسبب اوسکی وہ ملوک اور امرا کی خدمت سے راضی نہین ہوتے
اور ہمت اونکی بلند فرماتا ہے اسلیے وہ ملوث نہین ہوتے ہین ساتھ گندگے دنیا کے
کہ وہ عبارت ہے مال و متاع دنیا سے اور اونکی دلون کو ایسا منور کرتا ہے کہ جو چیزین
اونکو معلوم ہوتی ہین وہ کسی ارباب نظر اور فکر کے وہم و خیال مین بھی نہین پہنچتی

ہین بکہ عمر دراز مین بعد کوشش بلیغ کے اور اونکی سینونکو البتہ کشادہ کرتا ہی کہ وہ اصلا
دنیا کی محنتون اور مصیبتون اور خویشون اقربا کے مرنے اور شدائد تکالیف سی تنگدل اور
آزردہ خاطر نہین ہوتی ہین اور واسطے اونکی ایک ہیبت دیتا ہے کہ وہ سرکشون اور جبارون
کے دلونمین تاثیر کرتی ہے اور برکت بیچ کلام اور انفاس اور افعال اور مکانات اور رسم
صحبتون اور اولاد اور نسل اور اونکی زیارت کرنیوالی کی بیچ دربے ظاہر کرتا ہے اور تمکین
اپنی اونکو ایک مرتبہ بخشتا ہے جسمین دعا اونکی مستجاب ہوتی ہے بلکہ اونکی توسل سے
جو کوئی اور اپنی حاجت مانگی تو وہ بھی برآتی ہے اور خصوصیات اور علامات کہ اونکو بیچ
عالم برزخ اور مواقف قیامت اور عالم ملکوت مین دیتی ہین اوس قبیل سی نہین ہین کہ
عوام مومنین ساتھ اوسکے استدلال کرین الا بعد مشاہدہ اوس عالم کی نہیں اور گمان کر
کا بیچ نذر اور نیاز کے اسیواسطے ہی کہ انہون نے فرق درمیان نذر اللہ اور نذر غیر اللہ
کی نہین کیا ہے حالانکہ تفصیل دونو قسم کی بیچ کلام اللہ کی موجود ہے چنانچہ فقہانے
لکھا ہے جو چیز کہ ساتھ اوسکے تقرب الی اللہ بلا واسطہ منظور ہو مانند روزہ اور نماز اور اعتکاف
اور حج اور تلاوت قرآن کی اس قسم کی نذر عبادت ہی اور مخصوص ہے ساتھ اللہ کے
اور واسطے غیر اللہ کے جائز نہین ہے بحکم قولہ تعالے وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ
أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ
مِنْ أَنْصَارٍ جو خرچ کروگی کوئی خیرات یا مانوگے کوئی منت سو اللہ کو معلوم ہے
مولوی عبد القادر یون بیچ ترجمہ قرآن شریف کے فایدہ لکھتے ہین ف یعنی منت

مقبول کری تو واجب ہوگی ادا کری گنہگار رہے پس اقسام نذر کی پنج چار نوع کے
منحصر ہین ایک نذر بالطاعت مثل صوم وصلواۃ واعتکاف کہ ادا کرنا اوسکا واجب ہے
دوسری نذر بالمعصیت مثل اوس کار کی کہ وہ از روی شرع حرام ہے مانند دزدی
وزنا وغیرہ ادا کرنا اوسکا واجب نہین ہے تیسری نذر بلکہ حرام ہے مکروہ مانند ترک نفل
وغیرہ فعل مباح سے کچھ نہ نذر مباح اور نذر مباح کی فقیہون نے پانچ صورتین
لکھی ہین اور اونکی جواز مین بالاتفاق فتوی دیا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے دل
مین نیت کری کہ اگر اللہ تعالی فلانے مراد میری بر لاوی تو اس قدر روزہ یا نماز نفل
ادا کرونگا یا اتنی جنس اللہ دونگا دوسری یہ کہ کہی یا اللہ بحرمت اپنی رسول کی یا سانہ
برکت فلانی ولی اپنے دوست کی کام میرا درست کردی تو اس قدر طعام نذر تیرے
فقیرونکو دونگا تیسری یہ کہ متوجہ طرف روح نبی یا ولی کی ہو کی کہی یا نبی اللہ و ولی
اللہ ہمت فرما اور التجا کی مراد میری چاہ اگر مطلب بر اوی کا تو اس قدر نقد اور جنس اللہ
صرف کرونگا تو ثواب اوس کا تجکو بخشونگا چوتھے یہ کہ کہی کہ اگر مراد میری فلانے بزرگ
کی توجہ سی حاصل ہو تو اوس بزرگ کی درگاہ کی فقیرون اور مجاورونکو اس قدر نقد
اور جنس دونگا یا اس قسم کا کھانا کھلاونگا حکم ان چارون صورتونکا شرع مین یہ ہے
کہ یہ نذر صحیح نہ ہے اور ایفای اوسکا واجب اگر ادا نکرے گا نذر کرنیوالا گنہگار ہوگا
ساتھ حکم وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ خدا اور دوستان خدا مدد اوسکو نکرینگے
پانچوین یہ کہ کہی یا اللہ اگر حاجت میری برآوی تو فلانی بزرگ کی درگاہ کی خادمون

اور فقیرونکو طعام کہلاونگا یا واسطے روشنی مسجد یا خانقاہ کی روغن بہیجونگا یا بوریا دری

فرش مسجد یا خانقاہ فلان ولے کی بنوادونگا یا اس قدر شیرینی یا حلوا بہیج

درگاہ فلان بزرگ کی پہنچادونگا پہچ اس صورت کی اختلاف ہی بعضے فقہا کہتی

ہین کہ شرط اول پائی نگئی کہ ہونا نذر کا جنس واجبات سی ہو اور پہنچانا طعام یا شیرینی

کا بہیج درگاہ کی یا روشنی یا درستی فرش خانقاہ کی شرعاً قسم واجبات سی نہین ہی پس

نذر صحیح اور واجب الادا نہوگی کہ جسی گناہ اور معصیت لازم آئی اور بعض کہتے ہین

کہ بہیج صورت مذکورہ کی نذر بہر اور نفع واسطی فقرا کی اور ذکر ولے اور درگاہ او خانقاہ کا

واسطو مصرف صدقات کی ہی پس نذر صحیح ہی اور ایفا اوسکا واجب ہان سوان ✤

پانچون قسمون کی سوای جو مذکور ہوین چہٹی ایک اور قسم ٹہرای اور یون کہی کہ اگر کوئی

کسی بزرگ کی درگاہ مین جاکی اور اوسکی مزار کا غلاف اوٹہاکی متوجہ اوسکی روح

کیطرف ہو اور کہی کہ اگر تو مجکو بیٹا دی یا فلانے حاجت میری برلاوی تو اسقدر نقد

یا جنس تیری نذر کرونگا مین سو اس قسم کی نذر العتبہ بالاجماع حرام ہی اور ادا کرنا

اوسکا لازم نہین آتا اور اگر ادا کرے تو کہانا اوس منذور کا غیر جایز ہے سولے

فقیر محتاج کے حالت اضطرار مین اور غنیا پر تو قطعاً حرام ہی چنانچہ تفصیل

اوسکی کتب معتبرہ فقہی مین موجود ہے اسیطرح لکہا ہے بحر الرایق مین لیکن

عقیدہ عشق دیگر اور نذر سنی وہابیہ پس فرقہ وہابیہ برخلاف حکم شارع کہتے

ہین کہ نذر اور نیاز مطلقاً حرام ہے اور نذر کرنیوالے مشرک ہیں

ہو وہ خوبی اور اونکا باطل محض ہے اسلئی کہ مباح کی پانچوں قسموں میں نذر بمعنی نیاز اور ہدیہ اور مناجات اور استعانت کی ہی اور یہ اور سکے تقرب الی اللہ بواسطہ انبیا اور اولیا کے منظور رہتا ہے سنی منذور یعنے شی نذر کی ہوی کو تحفہ اور ہدیہ اور شکرانہ کہتے ہیں اور اس قسم کی نذر اور نیاز تو اللہ تعالی نے واسطے اپنے رسول کے مقرر کرکے تاکید فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ای ایمان والو جس وقت مشورہ کرو تم اپنے جی کی بات کہو تم رسول سے تو آگے رکھو کچھ پہلے اپنے مشورہ کے صدقہ کہ تمہارے واسطے بہتر ہے اور پاکیزہ کی ہے اور اگر نپاؤ تم کچھ نذر کرنیکو تو اللہ ہے بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہی مطابق اسی حکم کے دستور مقرر ہوا ہے کہ جسوقت کوئی حاجت اپنے پیچ حضور نبی یا ولی کے درپیش کرکے استعانت اور استمداد اوس سے چاہے تو لازم ہے کہ وہ خالی نہو کوئی چیز بطریق نیاز اور ہدیہ کے پیش کرے یا بعد حاصل ہونے مراد کے شکرانہ قبول کرے اور بعد حصول مراد اسکو بطریق وجوب ادا کرے لیکن ادب یہی کہ تقرب الی اللہ کو ہاتھ سے نجانے دے اور یہ کہے کہ اگر کار میرا درست ہوگا تو اوسکی شکرانہ میں اس قدر طعام یا نقد یا جنس لیجہ صرف کرکے ثواب اوسکا اوپر روح فلان بزرگ کی بخشونگا میں یا دم برابر یہ کہ لکھا ہمنے مطابق ہے اوسکے جو مولانای شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز نے

استفتا مذکور کے جواب میں لکھا ہے بعبارت فارسی وہ یہ ہے کہ نذر اولیا کہ برائے
قضاے حوائج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پی نبردہ و آن را بنظر ظاہر قیاس
کردہ حکم مردود بر آوردہ اند کہ اگر نذر باستقلال برای ولے است باطل است و اگر برائے
خدا است و ذکر ولی برائے بیان مصرف است صحیح است لیکن حقیقت آن نذر آنست
کہ ایصال ثواب و اہدای طعام و انفاق و تلف مال بروح میت کہ امرے است مسنون
و از روی احادیث صحیحہ ثابت است مثل ما ورد فی الصحیحین من حال ام سعد وغیرہ نذر
درین صورت ملتزم میشود پس حاصل این نذر آن است کہ آن منذور است مثلاً اہدی ثواب
ہذا النذر الی روح فلان و ذکر ولی برای تعیین محل منذور است نہ برای بیان مصرف
و مصرف این نذر برای ایشان متوسلان ولی میباشند از اقارب و خدمہ و ہم
طریقان و امثال ذلک ہمین است مقصود نذر کنندگان بلا شبہہ
وَحُكْمُهُ اِنَّهُ صَحِيحٌ يَجِبُ اِيفَائُهٗ لِاَنَّهُ قُرْبَةٌ مُعْتَبِرَةٌ
فِی الشَّرْعِ آری اگر آن ولی را حلال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب بر
خدا اعتقاد کنند این عقیدہ او منجر بشرک و فساد میگردد لیکن این عقیدہ چیزے
دیگر است و نذر چیزے دیگر انتہی جواب بلفظہ پیچ ہے کہ اگر اوس ولی کو حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اوپر خدا کے اعتقاد کرے تو یہ عقیدہ اوسکا طرف شرک
اور فساد کے ہوتا ہے اور اگر یہ عقیدہ نہ رکھے اور طاقت اوس ولی کے بخشی ہوئی
خدای عز و جل کے سمجھے اور بسبب ہونے طاقت گویا تی کے اسطرح کے کلمہ کہے

ہو اوپر مذکور ہوچکے اوس ولی کے روح کے طرف متوجہ ہوتے ہو گے جیسا کہ عورتین اور مرد
نادان کرتے ہین اور اوس ولی کو حلال مشکلات بالاستقلال اور شفیع غالب اوپر
خدا کے نہین جانتے ہین اور طاقت اونکی بخشی ہوئی خداے کریم سے سمجھتے ہین تو اس
قسم کی نذر ہے مثل نذر اور قسمون کے درست اور مباح ہے اور اگر اوس ولی کو
حلال مشکلات بالاستقلال اور شفیع غالب اوپر خدا کے اعتقاد کر کے اوس طرح سے
کلمہ کہے اور نذر مانی تو وہ نذر بالاجماع حرام اور نادرست ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی شخص
جاہل عورت اور مرد سے ایسا نہین کہ یہ عقیدہ رکہتا ہو اور جو کہتے ہین کہ اموات لیاقت
تملک کے نہین رکہتے ہین کہ کوئی چیز نذر اور صدقات کے لین یہ نافہم اتنا بھی
نہین سمجھتے کہ حق تعالے کہان محتاج نذرون اور زکات اور صدقات کا ہے
کہ اونسے واسطے اپنے خمس اور زکات اور نذرین اور کفارات مقرر کئی اس سے
مقصود اوسکا محض غربا پروری اور فقرا نوازی ہے اسیطرح سے انبیا اور اولیا کو نظر
اوپر نفع رسانی خلق کے ہے نہ فایدہ ذاتی اپنا پس جسمین کہ نفع رسانی خلق ہو
یعنی نفع فقرا و غربا و مسکین نہ فایدہ ذاتی اپنا تو بہر اوسمین گمان شرک ہونے کا نفس
اتنا مضمون کہ ہے فقط پس جواب دلایل منکرین جانا چاہیے کہ علماے وہابیہ
سے اوپر عقاید فاسدہ اپنے کے آیات قرآنی سے استدلال کرتے ہین چنانچہ انکا
استعانت مدلایل قولہ تعالے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سے کرتے ہین اور انکے +
تجہی کو عبادت کرتے ہین ہم تجہی سے مدد چاہتے ہین
استدلال کے کیفیت اور منشا غلط فہمی کا حاصل ہے کہ استعانت کلمہ ہیچ ذات خدا کے

چنانچہ اس بیان مفصل کا مجمل یہ ہے کہ جو صفت عبادت کے کوئی صفت مختصہ خدا کی
نہین ہے کہ اللہ تعالی سے نسبت اسکی طرف دوسری کے شرک ہو پس منجملہ صفات
غیر مختصہ استعانت اور مددگاری بھی ہے چنانچہ تعالی شانہ نے اس کلام مین وَتَعَاوَنُوا
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ہر شخص کو واسطے اعانت کے اذن فرمایا ہے اور معنی حصر کہ تقدیم ایاک سپارہ ۶ رکوع اول سورۃ المائدہ
سے اور نستعین کے مفہوم ہوتے ہین یہ حصر یکطرف سے ہے سبحانہ تعالی بطور تعلیم کے
ارشاد فرمایا ہے کہ مناسب شان عبدیت کو یہ ہے کہ مناجات مین اس مضمون کے
تمنا کرتے ہین بندے ہمارے کہ اگرچہ استعانت اوروں سے بھی ہو سکتی ہے لیکن ہم نہین چاہتے
ہین کہ نستعین ہوین ہم سوا تیرے بالجملہ مضمون اختصاص طلبی کا خدا کیطرف سے نہین ہے
کسو واسطے کہ اس اختصاص کو دو چیز ضرور ہے ایک امر واسطے تعمیل فعل خاص کے خدا کے
لئے دوسرے منع اوس فعل سے غیر کی واسطے جیسا کہ بیچ عبادت کے ارشاد فرمایا
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ اسیطرح نہی بھی فرمائی واسطے عبادت ۲۴ در رکوع ... سورۃ مومن
غیر کے فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ترجمہ ان دونون آیتون کا اوپر گذرا پس جہلا بیچ مجالس ۱۶ در رکوع دوازدہم سورۃ الکہف
وعظ کے غلط کرتے ہین بیچ عبادت اور استعانت کے کہ دونون ایک جگہ واقع ہین
اور قاعدہ اختصاص طلبی کا کہ شرط توحید کی ہے بیچ فہم اونکے نہ آیا اسلئے اپنے قیاس
مین عبادت اور استعانت دونو کو یکسان سمجھے یہ نجانا کہ نہی وارد ہے عبادت

غیر خدا ہیں اور امر سے واسطے استعانت غیر کے بنا بر ان اور شفاعت انبیا اور اولیا کے
دنیا اور آخرت میں انکار کرتے ہیں ساتھ آیہ کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ
اِلَّا بِاِذْنِہٖ کہتے ہیں کہ اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت خدا قیامت کے دن
پیغمبر کو اذن دیگا کہ شفاعت فلان کے کرو اسوقت اوسکے شفاعت کے لئے دعا
کرینگے بدون اذن سفارش کسیکے نہیں کر سکتے ہیں دنیا اور عقبی میں اسیطرح شفاعت
بالاذن عام ہیں جو کہ تخصیص انبیا کی نہیں ہے قیامت میں واسطے صالحین اور حافظین
اور شہدا اور اطفال صغار کہ مردہ ہیں اذن خدا کا ہوگا بعد اذن کے شفیع ہو سکتے ہیں اور
اسی قیاس پر واسطے نفی عام کے یہ دلیل لاتے ہیں قول اللہ تعالے اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ
مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُھْتَدِیْنَ تحقیق تو ہدایت نہیں کر سکتا ہے ہر کسیکو لیکن خدا ہدایت کرتا ہے
جسکسو کو چاہتا ہے اور وہی خوب دانا ہے راہ پانے والوں سے ان دونو کاموں میں سلب
اختیار کے دلیل یہ ہے آیت مسطورہ لای ہیں خلاصہ کلام اونکا یہ اوس کتاب کے یہ
ہے کہ جسوقت پیغمبر بے اذن دنیا اور آخرت میں کوئی اختیار نہیں رکھتے ہیں اور
بعد اذن کے ہر کہ ماذون سوای پیغمبر صلعم کے بھی شفاعت کر سکتا ہے اور قبل اذن
امید شفاعت اور استعانت کی بیچ دنیا کے شرک ہے تو یہان سے معلوم ہوا
کہ مسلمانونکا ایسی چیز غیر مختار کے طرف رجوع کرنا سوا مبتلا ہونے شرک کے کوئی
فایدہ نہیں بخشا ای ایمان والو پرہیز کرو تم ایسی نصیحت سے کہ جسسے انکار شفاعت

مطلقہ اور ایذای پیغمبر صلعم لازم اکے اوبیچ حق ایذا دینے والے پیغمبر اور منکر شفاعت کے
اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا
تحقیق وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوسکے رسول کو لعنت کرتا ہے خدا اون پر دنیا
اور آخرت مین اور موجود کیا اونکے لئے عذاب ذلیل کرنے والا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
یہ آیہ مذکورہ بیچ حق مشرکین کے وارد ہوئی ہے کہ شفاعت واسطے اونکے ممنوع ہے چنانچہ پیغمبر خدا صلعم
کو قرآن مین بکرر حکم ہوا ہے کہ مشرکون کے لئے استغفار مت کر بقول تعالے اِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ اگر واسطے مشرکین کے استغفار کرے کا ستر مرتبہ
ہرگز نہ بخشے گا خدا اونکو اور جگہ فرماتا ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا
لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ
الْجَحِیْمِ اور نہین پہنچتا ہے نبی کو اور مسلمانون کو کہ بخشش مانگین واسطے مشرکین کے
اگرچہ وہ ناتے والی ہوں جب کھل چکا اون پر کہ وہ دوزخ والے ہین و اگر مورد آیہ مذکورہ کے
مشرکین نہون تو پیغمبر ہمارے اپنے امت کے لئے دنیا اور آخرت مین اور واسطے امت کے
بیچ آخرت کے شفاعت مطلق ماذون ہوے تھے شفاعت آپکے محتاج اذن جدید کے
نہین مگر مشرکون کے حق مین اور آیت دوسرے یعنی اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ اِلٰی آخرہٖ
بیچ ابی طالب عم رسول اللہ صلعم کے وارد ہے مولوی شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہ نے
یون شان نزول اوسکا لکھا ہے کہ آن حضرت صلعم نے واسطے عم اپنے کے بہت سعی کے

کہ وقت مرگ کلمہ کے عبد اورنے قبول نکیا تو یہ آیت نازل ہوئے یعنی حضرت تو چاہتا ہے
کہ عم تیرا ایمان لاوے لیکن بیچ علم الٰہی کے وہ ہستد ہے نہین ہے تیرا جو کام تہا
رہنمائی اور ہدایت اسکو تو نے ادا کیا اوسکے عدم قبول سے غمگین مت ہو اور یہ معاملہ مثل
حضرت نوح علیہ السلام کے ہے قال اللہ تعالے وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ
اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ الخ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ
لَکَ بِهٖ عِلْمٌ جسوقت کہ غرق کے نوح نے اپنے رب سے کہا ای رب پسر میرا میرے
اہل سے ہے اور وعدہ تیرا حق ہے فرمایا خدا نے ای نوح تحقیق پسر تیرا تیرے اہل سے
نہین ہے بلکہ وہ عمل غیر صالح ہے پس سوال مت کر مجہسے اوس چیز کا کہ نہین ہے
تجکو علم جسکا یعنے پسر تیرا مہتدی نہین ہے اوسکا غم نہ کہا اسی قسم کے تسلیے خاطر اپنے حبیب کے
اس آیت مین منظور خدا ہے نہ ممانعت ہدایت بلا اذن کسواسطے کہ دوسری آیت مین بہ
اللہ نے واسطے ہدایت مطلقہ کے جو محتاج اذن نہین ہے خود تصریح فرمایا ہے قال
اللہ تعالی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ سِرَاجًا
وبجای دیگر وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
وبجای دیگر اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
یہ سب آیتین دلالت کرتے ہین اوسپر کہ ہدایت آنحضرت صلعم واسطے ثقلین یعنی
جن اور انس کے مقید اذن کے ساتھ نہین ہے اسلئے کہ جو ہدایت کہ منسوب بطرف

صلعم ہے اور سے مراد ارائۃ الطریق ہے یعنے رہنمائی فقط اور جو ہدایت کہ اللہ کیطرف منسوب ہے اوسکے معنے ایصال علی المطلوب ہے یعنے مطلوب کا حاصل ہونا پس بیچ آیت اِنَّکَ لَا تَہْدِیْ کے ہدایت موصلہ کے نفی ہے والا ہدایت یعنے رہنمائی کسیحال میں پیغمبر صلعم سے مسلوب نہیں ہے اور نہوگے جو لوگ بیچ علم الہی کے سعید اور مہتدی ہین وہ پیغمبر کے ہدایت سے ایمان لاتے ہین اور وہ لوگ کہ شقی اور غیر مہتدی ہین علم الہی مین قبول نہین کرتے ہین مگر آن حضرت صلعم ... ی حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ چاہتے تھے کہ اپنے رحمت عامہ اور ہدایت تامہ سے کافہ جن اور انس کو مومن بنائین اور اونکو گردنونکو کفر اور شرک کے پھندے سے چھوڑا دین لیکن حق تعالی نے عنان مرکب او سرہادی الثقلین کے کھینچ کے فرمایا اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ایا با کراہ چاہتا ہے تو خلق کو کہ سب مومن ہون لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ سو کہین تو گھونٹ والی اپنے جان کو کہ وہ ایمان لاوین بعد اس نصیحت کے حق تعالی نے اپنے مشیت ازلی پر مطلع کیا وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّہُمْ جَمِیْعًا اگر چاہتا رب تیرا تو البتہ ایمان لاتے جو زمین پر ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ جو چاہتا خدا ہر آینہ کرتا تمکو گروہ واحد ولیکن گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور حجت منکرین استعانت کے یہ ہے کہ اموات کلام زندے کا نہین سنتے ہین پس رجوع اونکے طرف استعانت اور استمداد کے لیے بیفایدہ ہے

دیکھو رکوع ختم پارہ ۱۱ سورہ توبہ

دیکھو رکوع ۱۰ سورہ یونس

دیکھو رکوع اول سورہ شعرا

دیکھو رکوع ... سورہ یسین

دیکھو رکوع ... سورہ ...

دیکھو رکوع ... سورہ ...

اور اونکے نہ سُننے پر دلیل ہے یہ قول اللہ تعالےٰ کا اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا
تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ
پس ہر آئینہ تو سنوا نہیں سکتا ہے مردوں کو اور نہیں سنوا سکتا ہے تو بہروں کو بھی آواز بلانے کی
سے جس وقت کہ منہ پھیرین اور پیٹھ دیکر جواب اوسکا یہی ہے کہ یہ آیت زندہ کافروں
کے حق میں وارد ہے کہ اللہ تعالےٰ کفار کو تشبیہ دیتا ہے ساتھ مردوں اور بہروں کے
یعنے جیسا کہ اموات کلام سنتے ہین اور عمل نہیں کرتے ہین ویسی ہی حال تمہارا ہے
کہ توقع عمل انسے نہیں ہے پس وعظ اور نصیحت اونکے سامنے بے سود ہے جیسا کہ کلام
کرنا مردوں اور بہروں سے بے فایدہ ہے سو امر بیچ اس آیت کے سماع اموات کا کہاں
ہے بلکہ بابت ہے اعمال اونکے ہے اور مراد استماع سے استماع کرنا بیچ سمع قبول کے ہے
جیسا کہ بیچ آیت دوسری کے ہے وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ
لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا پس اس مقام سے نفی گوش اور چشم اور دل کفار مفہوم ہوتا ہے
لیکن واقع میں وہ گوش اور چشم اور دل سب رکھتے تھے مگر وہ دیکھنا اور سننا جو مفید اونکا
نہ تھا اسلیے بمنزلہ کوری اور کری کے شمار کیا گیا طرفہ یہ کہ خداے تعالے آیت مذکورہ میں
استماع کے نفی کرتا ہے اور استماع صفت پیغمبر کی ہے نہ صفت مخاطب کہ کفار تھے نفی
استماع سے نفی سماع اموات سمجھنا نادانی ہے لہذا عقیدہ ہذا خلاف کتاب اور سنت اور
مخالف اجماع امت کے ہے محدثین اور فقہاے محققین نے واسطے اثبات سماع اموات
اور اونکے امداد و اعانت میں مثل عالم حیات کے کتابین اور رسالے مرتب کیے ہیں اور اس

HL-9071 BNo:-14247

زمانہ متاخرین مین بہی اس مقدمہ کے کتاب سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح تصنیف
زبدة العلما حاجی ابوالبرکات عرف مولوی تراب علی صاحب زید رشدہ کافی اور وافی
ہے اب یہان واسطے اسکات منکرین کے چند احادیث اور آیات کہ اوپر سماع اموات کے
صریح الدلالۃ ہین نقل کیجاتین ہین قال اللہ تعالے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی
سَبِیلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُونَ فَرِحِینَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
اور تو نہ سمجہ اونکو جو مارے گئے اللہ کے راہ مین مردے بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی
پاتے خوشی کرتے اوسپر جو دیا اللہ نے اونکو اپنے فضل سے اتفاق ہے جملہ علما کا
اوپر اس کے کہ یہ حکم خاص واسطے شہدا کے نہین ہے بلکہ شامل ہے تمام صالحین
اور اولیا متقین کو جو بیچ جہاد اکبر نفس کے شہید ہوئے ہین اور بحکم اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا یَمُوتُونَ
بَلْ یَنْقَلِبُونَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنے دوستان خدا نہین مرتے ہین ارواح اونکی نقل کرتی
ہے دار دنیا سے طرف برزخ کے اور عالم برزخ سے بیچ عالم آخرت کے اور جملہ احادیث
سے ایک یہ ہے رَوَی اَحْمَدُ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَطَبْرَانِی فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ
الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ
یَعْرِفُ مَنْ یُغَسِّلُهُ وَمَنْ یَحْمِلُهُ وَمَنْ یُکَفِّنُهُ وَمَنْ یُدْلِیهِ فِی حُفْرَتِهٖ یعنے تحقیق مردہ پہچانتا ہے اوس شخص کو
کہ اوسکو غسل دیتا ہے اور اوٹہاتا ہے اور کفن دیتا ہے اوسکو اور داخل کرتا ہے
اوسکو بیچ قبر کے عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ رَجُلٍ یَعْرِفُهُ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَهُ

رکوع ۱۷ سورہ آل عمران

عرفہ ورد علیہ السلام کذا فی خزانۃ الروایات واحیاء العلوم واخرج ابن
ابی الدنیا فی کتاب القبور عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت
قال رسول اللہ صلعم ما من رجل یزور قبر اخیہ ویجلس عندہ الا
استانس ورد علیہ السلام حتی یقوم

کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول صلعم نے نہین ہے کوئی ایسا مرد کہ زیارت
کرے اپنے بھائی کے قبر کو اور بیٹھے اوسکے پاس مگر آرام پکڑتا ہے اہل قبر زایر کے ساتھ
اور جواب اوسکے سلام کا دیتا ہے زایر کے اوٹھ کھڑے ہونے تک علی ہذا القیاس صدہا احادیث
وارد ہین بیچ اس مقدمہ کے بلکہ سننا مردونکا باتین زندونکے یہ اوپر اولیا کی منحصر نہین
ہے بلکہ اموات کفار بھی سنتی ہین مگر طاقت گویائی نہین رکھتے اوپر اس مطلب کی
دلیل ہے گفتگو رسول صلعم کے ساتھ کفار کے کہ کشتہ ہوئے تھے جنگ بدر مین کہ آن
حضرت نے اون نعشون کے سرپر کھڑے ہوکے ہر ایک کی نعش پر بقید نام اور ولدیت
پکار کے کہا کہ ای فلان بن فلان آیا پایا تمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے یہان
تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استعجابا عرض کیا یا رسول اللہ تکلم لاجساد لا ارواح
لھم یعنی یا رسول آپ کلام کرتے ہین آپ نعشون سے کہ نہین ہے جان واسطے اونہونکے
آنحضرت صلعم نے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم یعنی قسم بخدا
کہ جان محمد کی بیچ قبضہ قدرت اوسکے ہے کہ نہین ہو تم سننے والے زیادہ تر اون سے قول میرے کو
اور ایک روایت مین ہے ولکن لا یجیبون یعنی لیکن جواب نہین دیتے ہین فقط حدیث طول الذیل

وبیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے موجود ہے اور ہمیشہ سلف اور خلف مین بیچ مستعد رہنے زیارت قبور اور
احترام اور تعظیم اہل قبور کے مثل احترام اور تعظیم اونہون کے بیچ حالت حیات کے کتب صحاح
مین وارد ہین **فصل چھٹی رد اعتراض ششم کے بیان مین** یعنے سماع غنا باجا مزامیر کے
بیچ اعراس بزرگون کے ہوتا ہے اور اوسکے حرمت پر سب فقہا متفق ہین سوا اسکے ناچ طوائف
وغیرہ تو سب غیر جائز ہے بعض بزرگون کے عرس مین ہوا کرتا ہے جواب اور عذر اوسکا ساتھ
چند وجہون کے ہو سکتا ہے اول یہ کہ بزرگون نے واسطے امور نامشروع کے وصیت
نہین کے ہے تو مورد طعن کیون ہون دوسرے یہ کہ احکام جواز اور عدم جواز شرع بیچ حق زندے
کے ہے مردے کے حق مین نہین ہے تیسرے ہمت بزرگونکے اوپر فیض رسانے خلق کے
مبذول ہے ہمین فیض دنیا کا کوئی لے یا فیض عقبیٰ کا اور اہل حاجات مرد اور عورت
دونون ہوتے ہین بعد حاصل ہونے اپنے مراد کے اگر اسباب نشاط وغیرہ واسطے اپنے ایفای
نذر و نیاز کے کام مین توصل اوسکے بیچ قرآن مجید اور احادیث اور اجماع اور قیاس کے موجود ہے
آیات دلالت کرنیوالی اوپر مباح ہونے راگ کی جاننا چاہیئے کہ مباح ہونا
راگ کا ثابت ہے قرآن مجید اور احادیث شریف اور اجماع امت اور قیاس سے لیکن
سب راگ کے قرآن شریف مین تین آیتین ہین آیت اول فبشر عباد الذین
یستمعون القول فیتبعون احسنہ سو تو خوشخبری سنا دے میرے بندون کو جو سنتے ہین بات پھر
چلتے ہین اوسکے نیک بات پر وجہ دست آویز کے اس آیت مین یہ ہے کہ لفظ القول
عام ہے اور شامل ہے سب باتون کو اور سب باتون مین سوا ایک راگ بھی ہے

پس جب تک کہ مخصص یا ناسخ وارد نہو تمسک اس عموم سے صحیح ہوا اور آیت
دوم یہہ ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا
عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ

وہ جو تابعدار ہوی ہین اس رسول کے جو نبی ہے امی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا اپنے
پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام اور منع کرتا ہے بری کامونسے
اور حلال کرتا ہے انکے واسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے اونپر ناپاک چیزین
وجہ دست آویز اور تمسک اس آیۃ کے یہہ ہے کہ طیبات جمع طیب کی ہے اور محلّی ہے
ساتہ الف اور لام کے پس شامل ہوگے جملہ طیبات کو اور طیب کے تین معنے ہین ایک
مستلذ اور یہ اکثر ہے اور متبادر ہے طرف فہم کے وقت تجرد کے قراین سے جو دلالت
کرتے ہین اوسکے خلاف پر اور دوسرے طاہر اور تیسرے حلال اور صیغہ عموم کا کلیہ ہے
کہ شامل اور متعلق ہے حکم اوسکا ساتہ ہر فرد کے افراد عموم سے چنانچہ عموم کے فردون
مین سے ایک مستلذ بہی ہوا اور یہان ترجیح دینے والی مستلذ کی دو چیزین ہین ایک
یہ کہ مراد طیب سے اس جگہ مین معنے حقیقے اوس کے ہین اور طیب حقیقت ہیچ مستلذ
کے اور مجاز ہے بیچ غیر اوسکے اور دوسرے وجود لفظ یحرم الخبائث کسواسطے نہ بسبب
مقابلہ مستلذ کے ترجیح دیتا ہے مستلذ کو اور حلال کو بسبب وجود لفظ یحل کے بیچ اس آیۃ
کے دخل نہین ورنہ تقدیر کلام کی یہ ہوگی ویحل لھم الحلال یعنے اور حلال کرتا ہے

حلال کو اور یہ بات سوا اسکے اور پر طریقہ تجوز اور ارادہ مبین کے لفظ تحلیل سے صحیح نہوگے
یعنے بیان کرتا ہے حلال کو اور حال یہ ہے کہ اصل کلام مین نہونا تجوز کا ہی اور آیتہ تیسری
یہ ہے قد فصل لکم ما حرم علیکم اور کھول چکا جو کچھ تم پر حرام ہے اور حال یہ ہے کہ کوئی نص
قرآن اور احادیث سے بیچ حرمت غنا کے وارد نہین ہوئی ہے چنانچہ حافظ ابو محمد علے
ابن حزم رح نے ساتھ اس معنے کے تصریح کی ہے اور صاحب امتاع نے اون سے نقل کی
ہے پس ان آیات کریمہ نے دلالت کی اوپر اسکے کہ راگ محرمات سے نہین ہے لیکن سنت
بہت حدیثین ہین حدیث اول وہ ہے کہ بخاری نے ربیع بنت معوذ بن عفرا
سے روایت کی ہے اور وہ یہ ہے قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین
بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن
بالدف و یندبن من قتل من اباءی یوم بدر اذ قالت احدٰہن وفینا
نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ و قولی بالذی کنت تقولین
ربیع بنت معوذ بن عفرا نے کہا آئے پیغمبر صلعم پس اندر لائے آنحضرت اسوقت
مین کہ بیاہی گئے تھے مین پس بیٹھے آنحضرت صلعم میرے فرش پر اسطرح کہ تو
بیٹھا ہے میرے ساتھ میرے فرش کے اوپر اور یہ خطاب اوسکے ساتھ ہے کہ جسسے
وہ حدیث روایت کرتی ہے پس شروع کیا چھوکریون نے جو ہمارے تھین بجانے
نہین دف کو اور نوحہ اور شیون کرتے تھین انکا جو مارے گئے تھے بدر میں کے
بدر کے گئے لڑائی کے دن اچانک کہا ایک نے اون عورتون مین سے کہ ہم مین ایک

مسئلہ حرمت غنا

ایک پیغمبر ہے ایسا کہ وہ جانتا ہے کل ہونے والی چیز پس کہا آنحضرت صلعم نے ++
اوسکو کہ چھوڑ اوسکو یعنے اس کلام کو اور وہ کہہ جو کہتے تھے کہا ہے کہ منع کرنا آن
حضرت صلعم کا اس قول سے اسلئے ہے کہ اوسمیں اسناد ہے علم غیب کیطرف آنحضرت کے
یہ بات اونکو ناخوش معلوم ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ منع آپنے اسواسطے کیا کہ ذکر شریف آپکا
درمیان لہو کے نامناسب تھا اس حدیث سے معلوم ہو کہ بجانا دف کا غنا کے ساتھ ایسے مقام میں
مباح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو منع نکیا بلکہ فرمایا کہ اسکو جو کہتی تہیں فقط اور ترمذی
نے بہی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے حدیث دوم
وہ ہے کہ بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور وہ یہ ہے
قالت زفت امرأة الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما کان معکم لهو فان الانصار یعجبهم اللهو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہونچ گئی ایک عورت
نوعروس طرف ایک مرد کے قوم انصار سے پس کہا پیغمبر صلعم نے نہیں ہے ہمراہ تمہارے لہو بدرستیکہ
خوش آتا ہے انصار کو لہو اور مراد لہو سے یہاں راگ ہے اس جگہ سے بہی اباحت راگ کے
بیچ عروسی اور زفاف کے معلوم ہوئے علاوہ ازین آن حضرت صلعم نے خوش ہونا راگ سے
انصار کا مسلم اور مقرر رکہا اور ظاہر عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ راگ سے خوشی انصار کے
عادت قدیمہ ہے حدیث سوم یہ ہے کہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
نے محمد بن حاطب الجمحی کہ اونہوں نے بیچ صغر سن کے پیغمبر صلعم کو دیکہا تہا اور کہتے ہیں
کہ وہ اول اس شخص کا ہے جو ساتہ نام آنحضرت صلعم کے نام رکہا گیا وہ پیغمبر سے یوں روایت کرتا ہے

قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف کہا آنحضرت صلعم نے
فرق میان حلال اور حرام کے آواز کرنا اور دف بجانا ہے اور مراد آواز سے ذکر تشہیر ہے
درمیان آدمیوں کے اور مناسب ساتھ تشہیر دف کی نغمے ہے کہ وہ مباح ہے
بیچ نکاح کے شغل دف کی حدیث چہارم یہ ہے کہ ابن حبان نے بیچ
صحیح اپنے کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور وہ یہ ہے
قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زوجتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا عائشۃ الا تغنین فان ہذا الحی من الانصار یحبون الغناء
کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تھی پاس میرے ایک لڑکی قوم انصار سے
کہ بیاہ دیا میں نے اوسکو پس کہا پیغمبر صلعم نے اے عائشہ کیا گاتی نہیں تو کس واسطے کہ یہ محلہ
انصار سے دوست رکھتے ہیں گانے کو حدیث پنجم یہ ہے کہ ابن
ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ سے روایت کی ہے اور وہ یہ ہے قال انکحت عائشۃ
ذات قرابۃ لہا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اہدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معہا من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیہم غزل فلو بعثتم معہا
من یقول اتیناکم فحیانا وحیاکم
کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کا کہ ناتے
کے تھی اونکے بیچ قبیلہ انصار کے پس آئے پیغمبر صلعم پس کہا آیا بھیجا تمنے اوس عورت جوان کو

نزدیک شوہر کے کہا بھیجا ہے تمنے کہا آیا آپ نے بھیجا ہے تمنے ہمراہ اوسکے اوس شخص کو کہ گاوے

کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں پس کہا پیغمبر صلعم نے بدرستیکہ انصار ایک گروہ ہے

کہ درمیان اون کے غزل ہے یعنے میل ہی ساتھ مغازلہ کے یعنے راگ اور غزل خوانی

کے پس اگر بھیجتے تم ساتھ اوسکے اوسکو کہ کہتا ہے اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم

اور حدیث غزل سے کہ شادیونکے دنونمیں گاتے ہین اوس پیچ حاشیہ کے لکھا ہے کہ آخر اوسکا یہ ہے

ولولا الحنطة السمراء لم تسمن عذاریکم متفق علیہ ہے یعنے بخاری اور مسلم نے دونوں حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہے اور وہ یہ ہے قالت ان ابا بکر رضی اللہ عنہ دخل

علیها وعندها جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایة تغنیان بما

تقاولت الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین والنبی صلی اللہ علیه

متغش بثوبه فانتهرهما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیه وسلم

عن وجهه فقال دعهما یا ابا بکر فانها ایام عید وفی روایة

یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وهذا عیدنا

یعنے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر آئے پاس اوسکے اور حال یہ ہے کہ نزدیک اوسکے دو لڑکیان

انصار کے لڑکیوں میں سے منا کے دنوں میں کہ روز عید الضحی اور ایام تشریق کے ہین

گاتے اور دف بجاتے تھیں تضربان گویا تاکید تدففان کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ

تضربان یعنے تدففان کے ہے یعنے رقص کرتے تھیں بیچ ایک روایت کے آیا ہے کہ گاتی

تھیں وہ اون اشعار کو کہ گفتگو کرتے تھے آپس میں انصار نے بعاث کی لڑائی کے دن

مشتمل ساتہ اون اشعار کے کہ شعار حرب ہے جیسا کہ عادت شجاعون کی ہے اور وہ سب اشعار جنگ
اور شجاعت کی تعریف مین ہین اور اونکے ذکر مین مدد گار ہے بیچ امر دین کے اور
حرص دلاتا ہے مومنین کو اوپر جہاد اور قتال کفار کے نہ ذکر فواحش اور منکرات کا کہ وہ حرام
ہے اور حاشا کہ حضور مین حضرت رسول مقبول صلعم کے ایسا ذکر مذکور ہوا اور بیچ روایت
کے صحیح بخاری کے بعد از تغنیان کے کہا ہے ولیستا بمغنیتین یعنے غنا کرنے والی نہین
اور عادت اونکے معنے نہ تہے کہ غنا پیشہ اونکا ہوا اور غنا کو خوب ادا کرین یا اوسمین مشہور اور معروف
ہون کہ جسسے تشویق فاحشہ کے جانب اور تعریض خواہش نفسانی کیطرف لازم آوے
کہ وہ داعی طرف فتنہ و فساد کے ہو بلکہ وہ لڑکیان تو المخانہ سے تہین جیسا کہ گہرون مین کوئی
چیز کہتے ہین اور گاتے ہین اور آنحضرت صلعم نے لپیٹا تہا اور پوشیدہ کیا تہا اپنے تئین کپڑون مین اور
بیچ ایک روایت کے صحیح بخاری مین آیا ہے کہ پہلو مارا آنحضرت صلعم نے اور پہیرا روی مبارک
اپنا پس منع کیا اور جہڑکا اون لڑکیان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گانے سے اور دف بجانے سے
حضرت رسول صلعم کے سامنے اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ کہا ابوبکر نے کیا مزامیر شیاطین کے
بجاتے ہو تم نزدیک پیغمبر کے اور مزمار ایک آلہ ہی کہ بجاتے ہین اوسکو اہل غنا مثل نے اور رباب
اور دف کے اور مانند اوسکی اور اضافت طرف شیطان کے اسلئے ہے کہ وہ مشغول کرتا ہے
دلون کو طرف لہو اور لعب کی اور باز رکہتا ہے یاد خدا سے پس اوٹہایا آن حضرت صلعم نے
پردہ اپنے روی مبارک سے پس کہا ای ابوبکر باز رہ اور چہوڑ انکو کہ یہ روز منا کے روز مین
سے ہے کہ ایام عید اور خورد و نوش کے ہین اللہ کے ضیافت کے دن ہین فرح اور سرور کے

آہیں ساتھ دف اور نغمے کے مباح ہے اور بیچ ایک روایت کے یوں آیا ہے کہ کہا آنحضرت
صلعم نے ای ابوبکر ہر ایک قوم کے لئے عید ہے اور یہ روز ہماری عید کا ہے اور مسلم کے ایک
روایت میں آیا ہے کہ جو غافل ہوئی آن حضرت اشارت کیا عائشہ نے اون لڑکیون کو
کہ وہ باہر گئیں حدیث ہفتم وہ یہ ہے کہ ترمذی نے بریدہ سے روایت کی ہے اور
وہ یہ ہے قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ
فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ
رَدَّکَ اللّٰہُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَھَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ
تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ
ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِھَا فَقَعَدَتْ عَلَیْھَا فَقَالَ اللّٰہُ وَصَلّٰے اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْکَ یَا عُمَرُ اِنِّیْ کُنْتُ جَالِسًا وَھِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ
وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ
فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ

بریدہ اسلمی کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہا باہر آئے آنحضرت صلعم بیچ غزوات اپنے کے پس جس وقت
کہ پھرے آن حضرت صلعم لڑائی سے آئی ایک عورت حبشیہ یا سیاہ رنگ ان حضرت
صلعم کے سامنے پس کہا اوس عورت نے کہ میں نے نذر کی ہے کہ پھیر لاوے تمکو خدا تعالے
سفر سے صحیح وسالم تو بجاؤن میں روبرو آپکے دف کو اور گاؤن میں آپکی سلامت آنیکے

خوش ہوکر یعنی پہر آیا پیغمبر خدا کے کہ اگر نذر کی ہے تو نے تو بجا دف کو ورنہ الا پس الف کے
حدیث نے اوپر اباحت بجانے دف کے بلکہ اوسکے مستحب ہونے پر اور اسیطرح سے فی
ما نحن فیہ پر ہے اسلیے کہ سرور مقدم غرابین علیہ السلام اور دعا سنی صحیح سالم تشریف
لانیکی خوشی موجب ہے قربت اور عبادت کے اور دلالت ہے حدیث شریف کی اوپر اسکے
کہ سننا آواز عورت کا ساتہہ راگ کے مباح ہے اگر خالی ہو فتنہ و فساد سے اور آنحضرت صلعم
تعرض نفرمایا ذکر تغنی سے اسواسطے کہ وہ تابع ہے دف کے جب دف کا ذکر کیا تو حکم تغنی
کا بہی معلوم ہوا یا اسواسطے کہ تغنی مباح ہے شبہ دف نہین ہے لہذا فرمایا کہ اگر دف کی
بہی نذر کیا ہے تو نے تو بجا فافہم پس بجانے لگی وہ عورت پس آئے مجلس مین ابوبکر رضی
اللہ عنہ حال اینکہ وہ بجاتی تہی پہر داخل ہوے رضی اللہ عنہ اوسی حال اسیطرح عثمان
رضی اللہ عنہ بہی پہر تشریف لائی عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بجاتی تہی پس اوسنے دف اپنے
نیچے بچہایا دف کو اور اوسپر بیٹہی اور چہپا لیا پہر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ای عمر شیطان
ڈرتا ہے تجہ سے کہ مین بیٹہا تہا کہ وہ بجاتے تہے اسی حال مین ابوبکر آئی پہر علی اسیطرح
عثمان بہی آئی عمر تیرے آتی ہے اوسنے دف کو ڈال دیا اور چہپا لیا اور کہا ہے ترمذی
نے کہ یہہ حدیث حسن اور صحیح اور غریب ہی اشکال اس حدیث مین یہ ہے کہ کیونکر پاک کہا
آنحضرت صلعم نے فعل اوسکا پہلے بلکہ حکم کیا اوسکو بجانے کے لیے اور ویسا ہے
وقت داخل ہونے ابوبکر اور علی اور عثمان رضی اللہ عنہم کے آخر کو نام رکہا اوسکا یعنی
شیطان جواب کہتے ہین کہ جو نیت کی تہی اوس عورت نے آپکے صحیح سالم پہر آنیکی کہ وہ ایک

حکمت سے ہے خدا کی طرف سے اور وہ موجب ہے شکر گذاری اور خوشی اور شادمانی
کا اور واقع مین بھی ایسا ہی ہے تو حکم کیا آنحضرتؐ نے اونکو ساتھہ وفاے نذر کے اور
مبدل ہوگیا وجوب بجا صفت ہوے ساتھہ صفت حقانیت کے اور کراہت سے ساتھ
استحباب کے لیکن حاصل ہوتا تھا امر ساتھہ ادنی اور اقل مرتبہ کے جو زیادہ کچھا بجانا حد سے
یہان تک کہ مکروہ کی حد کو پہونچا اور وہ حضرت عمر کی آمد کے وقت موافق پڑا کھا آنحضرت
صلعم نے جو کچھ کہ کہا اور اشارت کیا ساتھہ منع زیادتی کے اوس سے اور منع نہ کیا صریحًا
واسطے اسکے کہ پہونچی حد حرمت کو اور نہ منع کیا آنحضرت صلعم نے اون دونون کنیزون کو
ایام منا مین کہ وہ آگے عائشہ رضی اللہ عنہا کے دف بجاتی تھین اور گاتی تھین واسطے
ہونے ایام عید کے پس حالات متفاوت ہین بعض اقتضا کرتی ہین استمرار کو اور بعض اقتضا
نہین کرتے استمرار کو ذکر کیا اس کلام کو تورپشتی نے اور نقل کیا ہے اوس سے طیبی نے
واللہ اعلم بالصواب حدیث ہشتم وہ یہہ ہے کہ نسائی نے عامر بن سعید بن ابی وقاص
سے کہ مشہور تابعین سے ہین یون روایت کی ہے وہ یہہ ہے قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قُرَظَةَ
وَاَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فِی عُرْسٍ اِذَا جَوَارٍ یُغَنِّیْنَ فَقُلْتُ اَیْ صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَدْرٍ یُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَکُمْ فَقَالَا
اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ
قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ ترجمہ کہا عامر نے داخل ہوا مین
اوپر قرظہ کے کہ وہ بیٹا کعب صحابی کا ہے قوم انصار سے اور ابو مسعود انصاری پر کہ مشاہیر

اصحابون سے ہے عرس مین یعنے طعام ولیمہ کی مجلس مین کہ وہان چھوکریون نے گانا
شروع کیا پس کہا مینے اے دونون یار پیغمبر خدا صلعم کے اور اہل بدر کے بعض کہتے ہین
ابو مسعود انصاری ساکن تہا بیچ بدر کے ۔۔ کہ حاضر تہا وہ جنگ بدر مین کیا جاتا ہے یہ
عمل یعنے گانا چھوکریون کا تمہارے سامنے اور وہ دونون صحابی اہل بدر سے تہے
بعض کہتے ہین کہ ابو مسعود انصاری پس کہا ان دونون اصحابون نے بیٹہہ تو اگر جی چاہے
تو ساتہہ ہمارے نہین تو جا کسواسطے کہ رخصت ہے ہمکو بیچ عرس مین حدیث ششم
وہ یہہ ہے کہ ابن ماجہ نے انس بن مالک سے بیچ مقدمہ غنا اور دف کے روایت کی ہے
وہ یہہ ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ اَزِقَّةِ الْمَدِیْنَةِ
فَاِذَا هُوَ بِجَوَارٍ یَّضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَیَتَغَنَّیْنَ وَیَقُلْنَ نَحْنُ مِنْ جَوَارِ بَنِی النَّجَّارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنِّی لَاُحِبُّکُنَّ
یعنے گذرے پیغمبر خدا صلعم مدینے کے بعض کوچون کی طرف پس ناگاہ ہوے پہنچے آپ وہان
جہان لڑکیان بجاتی تہین اپنے دف اور گاتی تہین اور کہتی تہین اور کہ ہم بنی نجار کی لڑکیون
مین سے ہین کہ وہ ایک قبیلہ ہے مشہور قوم انصار سے خوشحال وہ لوگ کہ جسکا محمد ہمسایہ ہو
پس فرمایا آپ نے کہ خدا جانتا ہے کہ مین دوست رکہتا ہون تمکو حدیث ہفتم وہ یہ ہے
کہ نسائی نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے بیچ باب طلاق کے یعنے اجازت دینے
مرد کے واسطے زوجہ اپنی کے بیچ سننے راگ اور ضرب دف کے وہ حدیث یہہ ہے
اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

فقال یا عائشة تعرفین هذه فقالت لا یا نبی الله قال هذه قینة بنی فلان تحبین ان تغنیک فغنتها فقال رسول الله صلعم قد نفخ الشیطان فی منخریها

یعنے ایک عورت گذری پاس پیغمبر خدا صلعم کے پس کہا آنحضرت صلعم نے اے عائشہ آیا پہچانتی ہے تو اسکو پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہین اے پیغمبر خدا کے کہا آنحضرت صلعم نے یہہ مغنیہ فلان قوم کی ہے چاہتی ہے تو کہ گاوے روبرو تیرے پس گاے مغنیہ وہ روبرو اوسکے پس کہا پیغمبر خدا صلعم نے پھونکا شیطان نے اوسکے دونون نتھنون مین پوشیدہ نہ رہے کہ جمیع حدیثین پہلی اور حدیث ہشتم ان احادیثون مین سے دلالت کرتی ہین راگ کے مباح ہونے پر شادیون اور ولیمہ اور زفاف اور عید کے دنون مین اور حدیث ہفتم یعنے حدیث نذر اور حدیث نہم اور دہم اوپر اباحت مطلقہ کے لیکن حدیث نذر کی پس واسطے اس بات کے کہ نذر ایجاب مباح کا ہے پس وفا نذر کا بدون اباحت منذور کے متصور نہین ہے لیکن حدیث نہم اور دہم پس واسطے اوسکے کہ کوئی تقریب تقریبات مذکورہ سے بیچ ان دونون حدیثون کے مذکور نہین ہے اور جو اشکال کہ صاحب اشعۃ اللمعات نے بیچ حدیث نذر کے نقل کی ہے اور جواب اسکا ذکر کیا ہے بیچ ذیل ترجمہ حدیث مذکور کے لکھا گیا اور جو کچھ کہ صاحب نغمہ عشاق نے اس مقام مین لکھا ہے وہ یہہ ہے اس جگہ بعض آدمیون کو خلجان ہوتا ہے تین وجہ سے اول وہ ہے کہ بیچ تشبیہ مغنیہ کے ساتھ شیطان کے حرمت غنا کا ہے دوم وہ ہے کہ عجب ہے کہ شیطان پیغمبر خدا صلعم سے خائف ہوا

اور عمر رضی اللہ عنہ سے خوفناک ہوا سیوم وہ ہے کہ بیچ اس مرتبہ کے افضلیت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی اوپر پیغمبر خدا صلعم کے لازم آتی ہے اور یہہ خلاف اجماع امت کے
ہے جواب یہہ ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے بیچ ضمن منع کرنے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے خوف اوپر اس جاریہ کو ساتھہ خوف شیطان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے تشبیہ دی اور یہ بات اوپر معصیت ہونے غنا کے دلالت نہین کرتی ہے اسلیے
ضرور نہین ہے کہ ہر عمل شیطانی حرام ہو کسواسطے کہ اوپر بعض افعال انبیا علیہم السلام کے اطلاق
عمل شیطانی کا بیچ قران مجید کے وارد ہوا ہے چنانچہ اٰیۃ کریمہ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ
پس وسوسہ کیا خاص کے آدم اور حوا کو شیطان نے اور آیۃ کریمہ وَمَا أَنْسَانِيهُ
إِلَّا الشَّيْطَانُ اور فراموش نہ کیا اوپر میرے ذکر اوسکا مگر شیطان نے اور آیت کریمہ
فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ پس ایک گھونسا مارا اوسکو موسی نے
پس کہا موسی نے یہ کار عمل شیطانی سے ہے پس محال ہے کہ افعال انبیاے معصومین
علیہم السلام کے معصیت ہون بیان سے معلوم ہوا کہ ہر عمل شیطانی معصیت نہین ہے
اگرچہ ہر معصیت عمل شیطانی ہے البتہ اور جو غنا ساتھہ دف کے عمل شیطانی قسم مباحات
سے ہو تو کوئی محذور لازم نہ آیا اگر کوئی کہے کہ معصیت نہونا غنا کا سبب بیخوفی اور
دلیری مغنیہ کا تہا نہ باعث مخافت اوسکے کا جواب یہ ہے کہ اوسکے خوف کا باعث
چند چیزین ہو سکتی ہین ایک یہہ کہ ابتداے اسلام مین وقت حرام ہونے شراب کے
معازف اور ملاہی وغیرہ مذکرات شراب کے مطلقاً ممنوع ہوئی تہی بیانتک کہ شراب

کے برتنون کا استعمال بھی حرام ہوا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حکم تحریم کے جاری کرنے مین
اہتمام بہت کرتے تھے اگرچہ بعد رسوخ حرمت شراب کے بیچ ذہن مسلمانون کے ممانعت
ظروف وغیرہ مذکورات شراب کے رفع ہوے تھے لیکن جاریہ مذکور نے بیچ زعم اپنی کے
دف کو منجملہ معازف ممنوعہ سے جان کر اندیشہ سیاست سابق کے مارے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے پوشیدہ کیا ہو دوم یہہ کہ اوسنے گمان کیا ہو کہ ایفاء نذر بمجرد تغنی کے ہو چکا زیادہ
صرف اوقات کا بیچ اوسکے شاید خلاف مرضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہو سوم یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
احتساب کا رکھتے تھے بیچ اصحاب کے بیچ جاری کرنے حکم خدا کے معروف تھے اور بعض
آدمی بیچ امور مباحہ کے بھی روبرو اونکے مرعوب ہوتی تھی پس ڈرنا جاریہ مذکورہ کا کیا
جاے تعجب ہے اور نہ ڈرنا اوسکا نبی کریم اور تینون خلفاے کرام علیہ وعلیہم السلام سے
اور ڈرنا اوسکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موجب تفضیل حضرت عمر کا نہین ہو سکتا اسلیے
کہ جو خوف لوگون کو محتسب سے ہوتا ہے وہ پادشاہ رحیم سے نہین ہوتا اور نظیر بھاگ گئے
شیطان ملعون کا مقصود سے نہ فاضل سے اذان سے کسو سے کہ بیچ حدیث صحاح
کے وارد ہوا ہے کہ جسوقت موذن کلمات اذان کے ادا کرتا ہے شیطان گوز مارتا
بھاگتا ہے اور درمیان نماز کے بیچ ڈالنے وسوسے اور خطرے کے اور نماز کے
قطع کرنے مین کوئی قصور نہین کرتا اور اسی فضیلت اذان کی اوپر نماز کے لازم نہین
آتی ہے اور بالجملہ صحابہ کرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بسبب اونکی جلالت اور تشدد
کے بیچ اسلام کے بہت ملاحظہ کرتے تھے اور بعض امور مباحہ سے باز رہتے تھے

اور آلات غناسے دف ہے اور وہ نزدیک ابن طاہر کے سنت ہے مطلقًا اور نزدیک
ایک طائفے کے مباح ہے مطلقًا اور دلیل ابن طاہر کی حدیث نذر جاریہ کی ہے اور وہ
حدیثین ہین کہ بیچ اباحت باجے غناکے مذکور ہوئین اور تمسک وسکا ساتھہ مجرد سماع پیغمبر
صلعم کے ہے بلا التفات خصوصیات اوقات کے اور امر ساتھہ وفاء نذر مذکور کے موید اوسکی
قول کا ہے اور دلیل اباحت کی آیات اور احادیث ہین کہ بیچ اثبات غناکے مذکور ہوئین
اور آلات غناسے شبابہ ہے اور وہ نزدیک ایک طائفے کے مباح ہے اور مذہب طاہریہ
اور مختار ابن طاہر اور ابو محمد ابن عبد اللہ عامری بغدادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور انکی کا
یہی ہے اور دلیل انکی عموم آیات کا ہے کہ مذکور ہوئین اور حدیثین ہین کہ ابو داود نے
بسند اپنے نافع تک روایت کی ہین ایک اون مین سے یہ ہے کہ کہا نافع نے سنا ابن عمر
نے مزمار کو پس رکھین دونون انگلیان اپنی دونون کانون مین اور کنارہ کیا راہ
سے اور کہا اے نافع آیا سنتا ہے تو کسی چیز کو کہا نافع نے نہین پس اوٹھایا ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے دونون اونگلیان اپنی اور کہا کہ تہا مین ساتھہ پیغمبر صلعم کے پس
سنا اونہون نے مثل اسکے پس کہا اسیطرح اور ایک اون مین سے یہ ہے کہ ساتھہ سند
دوسری کے نافع تک روایت کی ہے کہا نافع نے تہا مین ردیف ابن عمر کا جسوقت
گذرا اوپر ایک چرواہے کے کہ نے بجاتا تہا اور ذکر مانند اوسکے کہ مذکور ہوا ایک اون مین
سے یہ ہے کہ ساتھہ سند کے نافع تک روایت کی ہے کہا نافع نے تہا مین ساتھہ ابن عمر
کے پس سنا اونے آواز نے بجانے والے کی پس ذکر کیا مانند اوسکے کہ مذکور ہوا اور جیسے

دلالت یہہ ہے کہ پیغمبر صلعم نے ابن عمر رض کو کان بند کرنے کے سبب سے منع نہ فرمایا اور حرمت
شبابہ کو واسطے اوسکے ذکر نہ کیا اور چرواہے کو منع نہ فرمایا اور ابن عمر رض نے بھی نافع
کو کان بند کرنے کے واسطے حکم نہ کیا اور راعی کو منع نہ کیا اگر شبابہ حرام ہوتا تو فاعل اوسکا
اوس سے منع کیا جاتا اور وجہ پیغمبر صلعم کے کان بند کرنے کی کئی ضرور ہو سکتی ہین ایک
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ حال ذکر اور فکر کے ہون اور شبابہ اوس مین مخل ہوا اور
دوسرے یہ کہ ترک سماع شبابہ کا آنحضرت صلعم سے بطریق تنزہ کے ہوا ہو شغل اور مباحات کے
اور دلیل ابن طاہر کی یہہ ہے کہ مزامیر پیش از ظہور اسلام ظاہر تھے بعد ظہور اسلام کے تھے
مزامیر سے وارد نہ ہوے وہ اباحت اصلی اپنی پر باقی رہے اور قیاس ہے کہ شبابہ آواز
طرب انگیز ہے پس چاہیے کہ مباح ہو مانند حدا اور رشید انواب کے اور آلات غنا مین
سے تمام مزامیر ہین اور وہ نزدیک طاہریہ کے اور ابن طاہر اور غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کے مباح ہین اور دلیل ابن طاہر کی وہ ہے کہ بیچ اباحت شبابہ کے مذکور ہوئی اور
تمسک طاہریہ کا اباحت اصلی ہے اور عدم تسلیم ورود نصوص صحیحہ کا ہے بیچ اوسکے اور
نزدیک غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قیاس ہے بیچ مزامیر کے حلت ہے و عدم تسلیم صحت اخبار
وارد کی بیچ اوسکے اور آلات غنا سے عود ہے اور وہ نزدیک ایک طائفے کے مباح بھی
ہے اور حجت انکی اوپر جواز کے عموم آیات کا ہے کہ بیچ اثبات اباحت غنا کے مذکور
ہوئین اور سماع عبداللہ ابن جعفر اور عبداللہ ابن عمر اور عبداللہ ابن زبیر اور
معاویہ ابن ابی سفیان اور عمر ابن عاص اور حسان ابن ثابت کا سے صحابہ سے اور سماع

عبدالرحمن خالد ابن حسان اور خارجہ ابن زید اور زہری اور سعید ابن مسیب اور عطا ابن
ابی رباح اور شعبی اور ابن عتیق اور اکثر فقہاء مدینہ کا ہے غیر صحابہ سے اور منقول ہے کہ
عود مستند ہے اور مستطاب اور کوئی نص بیچ تحریم اوسکی کے وارد نہین ہوئی پس اوپر
اباحت اصلی اپنی کے باقی ہے اور عود مین پیدا ہونا شوق کا ہے اور رقت قلب کی اور
خشوع ہے اور خضوع اور جو چیز کہ ایسی ہو تو محل درجہ احوال ونیکے سے اباحت ہے
اور بیچ نزدیک اطبا کے بھی اوس مین نفع ابدان ہے اور اصل منافع مین اباحت ہے اور آلات
غناے سائر اوتار ہے مانند چنگ اور چغانہ کے اور قانون اور رباب اور کمانچہ کے اور
یہ سب مباح ہین اور دلیل جواز کی وہ ہے کہ بیچ عود کے مذکور ہوئی اور آلات غناسے
طبل کوبہ ہے اور وہ ڈھول ہے کہ درمیان اوسکا تنگ ہوتا ہے اور دونون طرف
اوسکے کشادہ اور وہ مباح ہے اور دلیل اباحت اسکے کی نص ہے اور قیاس نص قول
سبحانہ کا ہے قد فصل لکم ما حرم علیکم اور حال آنکہ بتفصیل بیان کیا گیا ہے واسطے تمہارے
جو کچھ کہ حرام کیا ہے اوپر تمہارے اور حال یہ ہے کتاب و سنت فی تحریم کوبہ کو بیان نہین
کیا پس معلوم ہوا کہ مباح ہے اور قول خدائے سبحانہ ہے انما حرم ربی الفواحش ما ظہر
منہا و ما بطن یعنی حرام کیا ہے پروردگار میرے نے بیحیایون کو جو کچھ کہ ظاہر ہو لین وہ نہین
ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہو لین و حال یہ ہے کہ کوبہ فواحش سے نہین پس مباح ہوگی مانند سب اور نزدیک
اور لیکن سب ڈھول نزدیک ظاہریہ اور ابن طاہر کے مباح ہین اور غزالی بیچ احیا
اور وسیط کے ساتھ اباحت سب ڈھولون کے سوائے طبل کوبہ کے قائل ہے اور توجیہ

اسکی مذکور سابق سے ظاہر ہے اما غنا با الات پس نزدیک ظاہریہ کے جائز ہے اور قفال
نے جواز اوسکے کو مالک سے نقل کیا ہے اور یہی قول ساتھ اباحت مضرات کے
اور تحریم اوسکے کے ہنگام اجماع کے خارج ہے قواعد شرع سے اور غنا یا دف
بھی بارہا بسمع ہمایون پیغمبر صلعم کے پہونچا ہے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض نے
اوسکو سنا ہے پس ساتھ جائز رکھنے غنا اور دف کے تحریم غنا اور دف کی ہنگام اجماع
اوسکی کے ساتھ شبابہ کے باطل ہے خاتمہ بعض اصطلاحات صوفیہ کے بیان مین
زبان فارسی باب الف کلیسا ۔ عالم حیوانی را گویند چلیپا طبایع را گویند ۔
ترسا معانی و حقائق را گویند و خیمکہ دقیق و رفیق باشد لقا ظہور معشوق ست چنان کہ
عاشق الیقین حاصل گردد کہ اوست وفا عنایت ازلی را گویند بواسطہ عمل خیر و اجتناب از شر
جفا پوشانیدن دل مالک را گویند از عارفان و مشاہدات شب یلدا نہایت الوان
را گویند کہ سواد اعظم ست تماشا عشرت یافتن را گویند چشم شہلا ظاہر کردن احوال و
کرامات و علوم مرتبہ سالک را است و غیر او را منع و شہرت ازین مقام خیر و اینکہ از مکر و اسند ان
خالی کم باشد باب الیار محب صاحب محبت را گویند عام از انکہ طلب مقارن آن باشد
یا نہ خواہ طلب باشد خواہ طلب نباشد محبوب حق تعالی را گویند و نیکہ مستغنی از دوستی
دانند او را مطلقا بے قیدی طلب جستن حق را گویند اعم از انکہ دوست وار دیا نہ بنشتر
از محبوبیت و معبودیت بود طالب جوئندہ حق ہست از راہ عبودیت و محمدیت کمال
نہ از روی دوستی مطلوب حق ہست و نیکہ جوئندہ و عام تر از ان باشد کہ بہ دوستی

منسوب بود قرب حبیب استدراج الهی را گویند حجاب مانعی باشد که عاشق را از معشوق باز دارد
و منع از الفواید و محبت عاشق نقاب مانعی باشد که عاشق را از معشوق باز دارد بحکم
ارادت معشوق طرب انس با حق تعالی و سرور دل در آن شمس دف طلبات عشق بود
و با وجود اعمالی که مستوجب ملامت باشد و این اهل کمال را بود که خص اند در نهایت سلوک
مست خراب استغراق بود و نظر داشتن بر استغراق خود کباب پرورش دل است
در تجلیات شب عالم غیب بود قبل عالم جبروت و این عالم خطی ست ممتد میان وجود
و عدم قبل میان خلق و امر قبل میان عالم ربوبیت و عبودیت مطرب آگاسنده بود
لب کلام را گویند حبیب اقتران ملاحظه و لذت علم بود شراب سرعت سیر بود بی شعور
از معرفت و دقایق مقامات و این هر چه بحکم جذبه و چه بحکم سلوک در اعمال و ریاضات و
تصفیه پاک بود سخن خوب اشارت و داغ در باده خیر باده خواب فنای اختیاری
بود باب آثار محبت و دوستی بود بی سببی و علاقه و بی محرکی حق سبحانه و تعالی
ملاحت بی نهایتی کمالات الهی بود که هیچ کس به نهایت آن نرسد مطمئن شود طراوت
ظهور انوار ست از حضرت الهی در باده شوق کثرت التفات بود عارف خیمه الهی بود
دو دست شیفته محبت الهی بود قامت سزاوار پرستش بود که جز حق را این سزاوار نیست
خشم مست سرگردان الهی بود بر تقصیر و خورده که از سالک در وجود آید خبر او چنانکه
هیچ کس را اطلاع نیفتد و آن عفو بود عشق لذت هست با حق تعالی و شعور آگاهی
لذت خرابات خرابی بود بت مقصود و مطلوب بود عبادت اجتهاد سالک بود

نهایت کوه ذات را انبار بود و تصفیه هم طامات معارف بود دشمن صفت قدرت بود

و انگشت صفت احاطت بود و سیلت بیت عالم الغیب ر صفت بود طبیب محبت

ام بود که از اسباب شوق به عاشق رسد اختیاری و غیر اختیاری بے ملاحت وجود امری

بود که موافق ارادت دل باشد و دیت عدم قدرت او بی عبودیت بسبب آنحضرت -

سعادت خواندن ازلی شقاوت راندن ازلی غنیمت مقام نسبت بود باب الحطیم

رنج سلوک الی الله بود نا رانج سبب خفیه سالک در جمیع احوال و اعمال ظاهری و باطنی

مانع وجود امرے را گویند باب انجار فتح وقت را گویند صلح قبول اعمال و عبادات

و در سائط قرب صبح طلوع وقت مر احوال بود که بر خلاف ارادت دل بود باب انجار

رنج تجلیات محض را گویند رنج محل لذات زبان رنج امرے را گویند که موافق

طبع سالک نباشد سبب مانع عدم لذات از مشاهده چاه مانع تشکلات مشاهده اسرار

باب الل رسانیدن صفت قدرت و نوبت را گویند قلق استوا والهی بود خلق حالتی

باشد که بعد زوال ظاهر گردد و باعث طلب بود فریاد ذکر جهر را گویند درد حالتے بود که

از محبت طاری شود که طاقت تحمل آن نبود محب را تماشای تجلی حق باشد عید مقام جمع

را گویند ترید اعراض از زیادتی و فضولی بود باس اد مقام گشتن محبوبات را گویند

باب الواو - جیر میل باطل خود است با وجود علم و آگاهی از جذبه الهی بود که گاه از یافت

لذت و دریافت مقصد سیر جذبه الهی بود که گاه سلوک بر و مقدم بود یا عکس آن گاه که

عز و دلال معشوق است عاشق را گاه بطریق لطف و موافقت و گاه به طریق قهر و

ومخالفت جوں باز دارد شوق سالک بود از عروج امیں ارادت الهی مسالک جابجی دامن
است بر سالک تکبر بے نیازیست از اعمال سالک اشهر وجود مطلق بود در مطاوعت یابد
صفت الهی را گویند که ضروریست کافه موجودات را بهیچ اسم موافق تر ازین نیست سالک را بهم
کلمه توحید بدین اسم دائر است غمگساری صفت رحمانی بود که شمولے و عمومے دارد و غمخواری
صفت رحیمی حق بود که خصوصیت دارد دلدار صفت باسطی را گویند سرور محبت دل دلبر
صفت خوانقی بود باندوه محبت دل سیر صفت ارادت الهی دوور هدایت سلوک بعد جار حجبت از مقام
وصول به قهریه بطریق انقطاع نسب قبل ریقاء سالک بود در عین استهلاک بوجود حق تعالی
کفر تاریکی عالم و تفرقه بود   عالم انسانی کاف صاحب اعمال   مقام جمهور
مقام علم کل نزد ای مقام کشف اسرار مطلقا بر چه اطلاق کنند بان اضافت کرده باشد
مدیر آن یار بخوانند   مجازی که سبب وصول بود و حصول شهود بواسطه اجتهاد که مجاز
چو نهار مجازی عبودیت بود ناله از حسین محبت ناله بین الطاف محبوب محب را گویند
گوهر سخن اشاره واضح باشد سخن چون گوهر اشارت مدرکه کشاده یافت اسرار و دوام بود
حضور مقام وحدت بود نقش انسانیت را گویند قطار عبارت از ریاضت بود گوهر
معانی و صفات را گویند حبس قهر و مجبوری بود نقد بر الهی کبر تسلط صفات قهر را
گویند بر عاشق نثار قوت دادن معشوق ست عاشق را باب انعام کشادن خدیو
الهی وقتیکه سلوک مقدم باشد فرحمت و مجاهده بسیار کارے کشاده نشود ناگاه و بلند
در رسد و کردار او را قبول کنند و باقی احوال او تمام کنند بمقصد رسانند ناز قوت او

وارادت معشوق است عاشق را در روز تماع انوار. (نون) مقام تفرقه باشد مطاو محبت
(خط سبز) عالم برزخ باب السین (مجلس) آیات واوقات حضور حق باشد (ناقوس)
یاد کردن خود که مقام تفرقه بود (نرگس) نتیجه عالم را گویند که در دل پیدا شود (چشم نرگس)
سر احوال و کمالات علویه سالک چه از وجود که مردم او را دانند ولی ست ولیکن او خود
نداند که ولی ست و ولایت خود را داند لیکن او را نه داند و این دو قدم از یک صنع بود
باب الشین (شنش) دوام حضور است و فراغت همین تمامی (قلاش) معاشر و مباشر
احوال ست چنانکه اقتضاے احوال ست را و باش (ترک) بیم و ثواب است هم از معصیت
هم از عبادت در غلبه محبت (درویش) صفت کبریا و حق باشد عالم ازل و محل کثیر اسماء
(زبانگوش) را گویند باب العین (شمع) نور الله بود (سماع) مجلس را گویند
قطع ترک الم باب الفا (لطف) پرورش عاشق را گویند (زلف) غیبت هویت را
گویند (تاب زلف) اسرار الهی بود (پیچ زلف) اشکال الهی بود (رف) طلب معشوق
مر عاشق را گویند (لطف) شهوت نفس ست و هرچه در ان نفس را حظے بود باب
الکاف (عشق) محبت مفرط را گویند (معشوق) حق تعالے بود و تحقیق طالب بجد
تمام بجوید او را محبت که مستحق دوستی ست من جمیع الوجوه (عاشق) جو بنده حق را گویند
(شوق) از عاج طلب حق بعد از ان که یافت در زمان فقد ان بشرط انکه اگر در یابد
معشوق از عاج ساکن شود ولیکن عشق همچنان باشد باقی از دوام یافت نقصان نپذیرد
بلکه زیاده شود در عشق (اشتیاق) کمال انزعاج و میل کلی و طلب تمام و عشق دایم الطلب

یافت زنا یافت یکسان بود از ان طلیبت را گویند که از ان حقیقت حیات را گویند
باب الکاف شک امتکلم طوالع ولوامع انوار است از حضرت الله در مادهٔ شوخی از جنگ
امتحانات الهی را گویند به انواع بلاهاے ظاهری و باطنی در میان بار یکی حجاب وجود
سالک و فنیکه حجاب دیگر نمانده باشد باب اللام رسیل رجوع بود به اصل خود بے شعور
و آگاهی از اصل و مقصد همچون رجوع طبعی چون جمادات بطبایع اربعه که بے اختیار
مائل اند اصل را و همچون رجوع عناصر به اصل رعمال و شاغبت او امر است رسیل
دوستی حق بود با وجود طلب وجه تمام رجمال ظاهر کردن کمالات معشوق است
جهت زیادت رغبت و طلب رجلال ظاهر کردن بزرگی معشوق است از جهت استغنا
از عاشق و نفی غرور عاشق و اثبات بیچارگی او و بزرگی معشوق رشکل وجود حق تعالے
را گویند رشمائل انزاع جمالات و جلالیات و سرعت روا کردن رعقل عالم تمیز
را گویند روصال مقام وحدت را گویند مع الله منزه و حیا رکامل الطی السیر بوده
این نگاه باشد که بسبب دانستن طریق باشد سالک راه و کمال سالک باشد و همچنین
سیر المالک مکمل سیرهاے بود که بر جهت محتاج نبود و نگاه باشد که بسبب تقصیر سالک
بود رحمل آن الم و تکلیف بود رنقل کشف معنی و اسرار را گویند علیه احوال دلی را گویند قرح
و ترح باشد کل نتیجه عمل را گویند لمس یعلی رلطون کلام را گویند باب المیم رفتم زلف
در یافتن را گویند رابام محل تجلیات که از عالمیان پوشیده بود رحاکم اد سرشته ع
که بر سالک جاری اوارند رنظم استعانت بردن است به حضرت الهی از شر سلطان هو

نفس امّاره از لقمهٔ خود زنیم) باد یاد آوردن غایت بود (بام) محل تجلیات را
گویند (چشم) صفت شیری را گویند شراب عین فروغ را گویند (جام) احوال
بود (اسلام) متابعت دین بود و اعمال متابعت (دوام) متعاقب بے اختیاری را گویند
(سلام) درود محمدت بود (پیام) اوامر و نواهی که خلائق بآن اشتغال نمایند (غم)
پند و اندوه و محنت و طلب معشوق را گویند (نسیم) تصفیه ظاهری و باطنی بود (زخم)
موقف بود (خشم) ظهور صفات قهری را گویند بیخود (اسم) بردن سالک ◆
باب النون (زنگین) تسلط صفات قهری بود (تاختن) ایقان ایمان الهی بود (استان آن)
اعمال و عبادت بود (حیران) صفت ربوبیت را گویند (ساقی) صفت قیومی که جمله
موجودات قیام بدو دارند اگر آن را ضابطه بموجودات پیوسته نشود قیام عالم ممکن نبود
(دیوان) اعتقادی را گویند که از مقام تفرقه سر بر زند (بیابان) قواطع طریق را گویند
(فروختن) ترک تدبیر و اجتهاد بود (گرو کردن) تسلیم وجود بدست بحکم متعاقب و ترک
تدبیر و اجتهاد (بدل کردن) عدول بود از چیزی به چیزی دعوی ما فوقے (دریافتن)
محو کردن احوال ماضیه از نظر باطن (ترک کردن) قطع اعمال از هر چیزی (ساختن)
قصد و عزیمت بود (نشستن) سکینه بود (رفتن) عروج بود از عالم سفلی بعلوی ◆
(آمدن) رجعت بود به عالم بشریت از عالم ارواح یا از استغراق و سکر (دویدن)
عالم ملکوت بود (بیرون) عالم طلب (گلستان) مقام معرفت بود (زمستان)
مقام کشف بود (بستان) محل کشادگی ام صفت بساطت عالم بود ازانکه مخصوص حق بود ◆

ریحان نوری بود که از غایت تصفیه در یار رحمت حصول شده بود باران زدل
بود آب روان فتوح دل بود پای کوفتن تواجد دست زدن محافظت و مراقبه اوقات
بود چهره گلگونه تجلیات که در غیر ماده بود در خواب و یا بیداری یا بحالت بیخودی لب شکرین کلام
منزل که انبیا را بواسطه ملک و اولیا را بواسطه تصفیه باشد لب شیرین کلام بی واسطه بشرط ادراک
شعور دهان صفت متکلمی دهان شیرین صفت متکلمی بطریق تقدیس خارج از فهم و وهم انسانی
سخن اشارات انتباه الهی بود سخن شیرین مطلقات الهی بود انبیا را بواسطه وحی و
اولیا را بواسطه الهام ور سخن مکاشفات و اسرار و اشارات الهی در ماده و غیر ماده
محسوس و معقول گوهر سخن اشارت واضح را گویند در ماده و غیر ماده معقول و محسوس زبان امر
الهی بود زبان شیرین امری را گویند که موافق تقدیر باشد میان سابقه که درمیان طالب
و مطلوب مانده باشد از سیر مقام حجاب موئی میان نظر سالک بر قطع محبت از خود و غیر
حسین جمعیت کمال معشوقست سلطان جریان احوال بر عاشق خیال چخار ارادت
اوست هجران التفات بغیر حق از درون و برون لب مغان اشارت بمرشد محقق
کلبه احزان وقت حزن بود میدان مقام شهوت را گویند چوگان تقدیر جمیع امور
بطریق صبر و قهر فغان ظاهر کردن احوال درون حرون طواف دور بندگی از حضرت
حق ساربان راه نما بود ایمان بقدار دانش بود حسن جمعیت کمال را گویند
بابا بلواو واو ارزو آرزو میل ست باصل خود بانگ گاهی علم بعضی از اصل و قصه
گیسو طریق طلب را گویند سر و علو مرتبه بود کمان ابرو عرض سقوط بر سالک بسبب

تقصیر و باز بحکم عنایت ساقط نا کردن از درجه مقام جفت ابرو سقوط سالک از درجه و مقام
بسبب کردن تقصیر و باز تقصد او بحکم جذبه و عنایت و بمقامی و درجه که بود طاق ابرو
اهمال کردن ست در سقوط سالک از درجه و مقام بسبب تقصیر گذاشتن را دران نشو ترقی بود
شست شو بر داشتن خود را گویند که از تقصیر در وجود آمده بود و صفای حضور عاشق و
معشوق جست و جو خود را گروهی را گویند از هر طرف که باشد گفت گو کتاب محبت انگیز باز و
اهمال مشیت است کرشمه التفات بود شیوه اندک جذبه الهی که گاه باشد و گاه نه که موجب
غرور و غفلت نبود خانه خودی بود کنهه ماهیت الهی بود بیرون از ادراک کافه عالمیان
دستگاه حصول جمیع صفات کمال باوجود قدرت بر هر صفتی جمله
متصف شدن به صفات کمالات و بیع اطلاع الهی بود
غمزه اهمال عمالست بر سالک را نگرا و جزا بحکم حکمت الهی تیر غمزه اهمال کردن سالک
نگاه و جزا چشم آهو انداستر کردن الهی تقصیرات سالک را از عین مسالک لیکن آگاه کردن سالک را
از تقصیر که کرده باشد و ازان نیز که از غیر او سبزه عین معروف بود شراب نجته عیش
صرف بود شرابخانه عالم ملکوت بود میخانه عالم لاهوت بود میکده قدم مناجات بود
خمخانه غلبات و محیط غلبات که از عالم دل است ماده عشق و قتیکه ضعیف بود و این
عوام را نیز بود جرعه اسرار و مقامات و احوال بود که در سلوک از سالک پوشیده بود شبانگاه
ملکه شدن احوال بود توبه باز گشتن از چیزی ناقص بسوی کمال زکوة ترک و ایثار بود
کعبه مقام وصول خرقه صلاحیت را گویند و صورت سلامت سجاده سد باطن را گویند یعنی
هرچه نفس دران باشد لاله نتیجه معارف بود که مشاهده کنند شگوفه علوم تجرید بنفشه نکته گوینا

گویند که قوت ادراک در آن کند گردانه آیین محبت را گویند چهره تجلیات بود که قابل اطلاع
باشد خال سیاه عالم غیب خط سیاه غیب الغیب سلسلهٔ اعتصام خلایق سینه صفت عالم
الهیت را گویند هدیه ولایت بود که بیرون نوع باشد از اجتبا و اصطفا بوسه استعداد قبولی کیفیت
کلام را علمی و عملی و صوری و معنوی غمکده مقام مستوری وده ویه وجود مستعار بود و او ملامت
کمال عشق که زبان از بیان قاصر بود پرده موانع که میان عاشق و معشوق بود بابطلیار مستوری
تقدیس بری از کردن اعمال عباد را سرکشی مخالف اراده و مراد سالک بود تندی صفت
قهاری نجانچه مقتضای الهی بود توانایی صفت فاعل مختار را گویند توانگری حصول جمیع
هموار می احاطت و استیلای الهی بود آشنایی تعلق و تقید ربوبیت بمخلوقات کلیه و جزئیه
چون تعلق خاص بصد مخلوق بیگانگی اشتغال عالم الله که هیچ وجه مماثلت و مشابهت ندارد کوی مقام
عبادت دلگشایی صفت فتاحی در مقام آتش دل جانفزایی صفت باقی ابدی بود که فنا
جدو راه بود بوی ظاهر هو هته یعنی وجود که بهمه کس امعرفت او علم حاصل است و باد راه نشانی ظهور
اسرار الهی چشم خماری ستر کردن تقصیر سالک را گویند لیکن کشف آن برارباب کمال که از واکمل و اعلی و اجلی
باشد می غلبات عشق باوجود اعمال که مقارن علامت باشد و این خواص را باشد ساقی
شراب رساننده بود یعنی مفیض اسرار الهی در دل صراحی مقام مستی فرو گرفتن عشق جمیع
صفات درونی و بیرونی را او ان سکر او لست نیم مستی آگاهی در استغراق در نظر
در استغراق هشیاری افاقت از غلبه عشق صفات درونی و بیرونی را و این جام سینه
زندگی قطره نظر بت از انواع اعمال در طاعت لاابالی باکه جواستن از هر نوع گه گرشش

پیش آید گویند و گند صبوحی محاذات راگویند غبوقی مسافرت راگویند زردروی صفت سلوک
سرخی قوت سلوک سبزی کمال لطف راگویند باغی گلها را قیاس کنند مانند رنگ
رنگ شده او برقبلی که باشد تاویل از آن کیرند سپیدی یکرنگی راگویند توجه تمام کنند کبودی
تخلیط محبت راگویند بوی آگاهی از مساعدات او پیوستگی دل راگویند نامه پیغام محبوب روی
مرات تجلیات راگویند ماه روی تجلیات در ماده وقتیکه درخواب یا در حالت بیخودی باشد گوی
مجبوری و مقهوری سالک پیش چوگان تقدیر الهی بیماری ظلق و از علاج دردی راگویند
زندگی قبول و اقبال است تندرستی برقرار ماندن دل راگویند افتادگی ظهور حالت راگویند
خرابی تصرفات و تدبیرات عقل را بیهوشی مقام جمس بود دیوانگی ظفر احکام عشق راگویند
مدهوشی استهلاک ظاهری و باطنی بندگی مقام تکلیف آزادی مقام حیرت بینوائی ناتوانی بود فقیری
عدم اختیار که علم وعمل ازو مسلوب بود دوری شعور بمعارف کیفیات عالم قفر قدر و دقایق
از راگویند کاهلی البطی السیر بود یاری توجه خالص که از اعمال امید ثواب نداشته باشد سروی
بر وتقص کری حرارت محبوب راگویند بیداری عالم صحو پاکبازی توجه خالص
از عمل نه ثواب خواهد نه علو مرتبه انتهی اگرچه مزید ایضاح میخواست که درین مقام تفصیل
مصطلحات مذکوره از کیمیای سعادت حجة الاسلام امام محمد غزالی رحمة علیه که بکمال
شرح و بسط مرقوم است نیز نقل نمایم مگر این مختصر گنجایش آن ندارد و هرکه را خواهش
مزید تحقیق باشد بکتاب مذکور رجوع نماید فقط

تمام شد

سبحان اللہ وبحمدہ مسالک طریق حق شناسی رہنمائی منازل رہ راستی مخدوم و
مکرم **مولوی انور علی** صاحب بجنوری مدظلہ کہ ذات بابرکات اونکی ایسا سرچشمۂ فیض
عام منبع جود واکرام ہے کہ آج تک اوس نے بشر خالق جن و بشر عرصۂ ظہور مین نہ لایا نہ لائیگا
مرید خاص مہر سپہر کرامت نیر اوج ہدایت پیر مرشد برحق جناب مولانا مرشدنا حضرت
شاہ عبد الرحمان نور اللہ مرقدہ کہ جنکی توصیف مین زبان ناطقہ لال ہے
عرصۂ عالم سے معدوم اونکی مثال ہے فرشتہ خصلت فی زمانہ نور مجسم وحدت اونہین مولوی ممدوح الصدر نے
رسالہ موسومہ وہابیہ کو باحسن اسلوب بوجہ خوب تصنیف و تالیف فرمایا شناوران بحر عرفان اسے
ورورد ہی راہ دین نبوی کی خاطر ایکے بانی اسلام معمور امور فیض عام بہایا چنانچہ اونہین کی ترغیب
و خواہش دلی سے مقتضائی شوق اتم خلاصۂ امم رسول اکرم جناب شیخ اصغر علی صاحب ساکن قصبہ
نیوتنی نے اوسی نسخۂ عجیبہ بدیعہ غریبہ کو اپنے مطبع خاص لکھنؤ مین ۱۲۸۸ھ ہجری کو اس حسن انجام کے
ساتھ چھپوایا کہ دوسرا جواب اوسکا عالم وجود مین آنی سے عاجز رہا عجب کیا ہے نامی جمہور مین آیا
گویا خورشید جہان تاب برج شرف مین قدم لایا صاحب تصنیف رسالہ نے نسخہ رسالہ
باین شرط شیخ **اصغر علی صاحب** اہل مطبع کو ہبہ کیا کہ کوئی شخص خالق رسالہ
مذکورہ کو بغیر اجازت مالک مطبع موصوف کے قصد طبع [illegible] کے بلی ہے

الہی ہے جب تک رسالہ کا نام
رہین شاد و خورم وہ ہر دم مدام

تمام شد

(رسالہ رد وھابیہ(1864) رد تقویة الایمان(۱۲۸۸